(گزشتہ سے پیوستہ)

دِل کے پوشیدہ زخموں کی شفاء

(Healing The Harbored Hurts of Your Heart)

ایک بار ایک انتہائی چڑچڑے شخص سے ملاقات ہوئی اور صلاح کاری کے دوران واضح ہوا کہ اُس کے دِل میں گزشتہ 40 برس سے ایک تلخ بات پوشیدہ تھی لیکن وہ ظاہر نہیں کر پا رہا تھا۔ لیکن اُس کی زندگی سے بہت سے مسائل اسی ایک بات کی وجہ سے پیدا ہوئے تھے پھر اسی طرح کی تلخ شخصیت مجھے اس کے بیٹے اور پوتے میں بھی نظر آئی تو میں بالکل حیران نہیں تھا کیونکہ یہ تلخی ایک نسل سے دُوسری نسل میں منتقل ہوتی ہے۔ اس لئے تھوڑی دیر سوچیئے کہ چڑچڑاپن کس حد تک تلخ گناہ ہے کہ اس کی وجہ سے زیادہ تر وہی لوگ متاثر ہوتے ہیں جو ہمیں سب سے زیادہ پیارے ہوتے ہیں۔ چڑچڑاپن ہمیشہ ظاہر ہوتا ہے، ہمیشہ مسائل پیدا کرتا، اور ہمیشہ بہت سوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔

آپ شاید یہ سوچتے ہوں کہ شاید آپ اپنے دل پر قابو رکھ پائیں گے اور ایسی تلخی سے گریز کریں گے لیکن ایسا نہیں ہوتا۔ آپ اندازہ بھی نہیں کر سکتے کہ چڑچڑے پن کی جڑ کس طرح آپ کی سوچ، فیصلہ جات، رویہ جات اور کردار پر اثر انداز ہوتی ہے۔ آپ کی زندگی کا زیادہ حصہ اِس کے زیر اثر آ جاتا ہے اگر اِس جڑ کو اپنے دِل میں پنپنے کا موقع دیں گے۔

آپ خود بتائیے کہ تلخ باتوں کو دِل میں رکھنا کس حد تک فائدے مند ہے؟ کیا آپ اپنی زندگی کے بدلے تلخ باتوں کی تکلیف سہنا پسند کریں گے؟ کیا آپ اپنی زندگی کا کافی حصہ صرف تلخ باتوں کو سوچتے سوچتے گزارنا پسند کریں گے؟

آپ اپنے پیاروں اور دوستوں میں سے کِس کِس کو اپنی تلخ باتوں اور چڑچڑے پن کی وجہ سے کھونا پسند کریں گے؟ مجھے یقین ہے کہ کسی کو بھی نہیں تو پھر اپنی زندگی پر غور کیجئے اور اس چڑچڑے پن کا علاج خدا کے طریقہ کے مطابق کرنے کی کوشش کیجئے۔

پوشیدہ تلخیوں کا علاج

آپ جب اپنے دل میں پوشیدہ تلخیوں سے واقف ہو چکے ہوں تو پھر آپ کے پاس دو ہی راستے ہیں۔ ایک و تو یہ کہ آپ ان تلخیوں کو چھپا کر رکھیں اور وقتاً وقتاً ان کا زہر دوسروں پر اگلتے رہیں۔ یا پھر اس کا علاج خُدا کے طریقہ کے مطابق کرنے کو تیار ہو جائیں اور اس علاج کو اپنا کر اس پر عمل کرتے جائیں۔ اب تک امید تو یہ ہے کہ آپ چڑچڑے پن کے ظاہری اور پوشیدہ نقصانات کو سمجھ رہے ہوں گے اور خدا کے طریقہ کے مطابق اِس کا علاج کرنے کے لئے تیار ہو چکے ہوں گے۔

آپ کہاں سے آغاز کریں گے؟ تا کہ ان پوشیدہ تلخیوں پر غالب آ سکیں اور اپنی زندگی پر سے اس چڑچڑے پن کے خطرناک اثرات کا خاتمہ کر سکیں؟

یادرکھیئے کہ خُدا کے پاس مکمل آزادی اور شفاء کے لئے کامل منصوبہ ہے، آپ اِس کو جان کرمکمل طور پر حیران رہ جائیں گے (لیکن یہ اُس وقت مُمکن ہوگا جب خُدا کی راہنمائی کو قبول کرتے ہوئے اُس کی پیروی میں چلیں گے) کیونکہ خُدا آپ کی تلخی یا چڑ چڑے پن کو ہی صرف دُورنہیں کرے گا بلکہ آپ کے دِل کوشُکر گزاری سے معمور کردے گا تا کہ آپ ہرایک بات میں شُکر گزار ہوں۔خُدا کو''خاک کوگل وگلزار'' کرنے کے طریقے آتے ہیں اِس لئے وہ آپ کے ماضی کی تلخیوں کو لے کرآپ کے ذریعے مستقبل میں لوگوں کی مدد کرے گا تاک آپ کی منسٹری کو ترقی دے اور اپنا جلال ظاہر کرے! صرف خدا ہی ایسا سب کچھ کرسکتا ہے۔

آیئے پھردرج ذیل اُصول اپنا کراپنی زندگی کوخُدا کی دی ہوئی رہائی حاصل کریں اور پھر چاہے جتنی مرضی بھی تلخ زندگی کیوں نہ رہی ہوخُدا اُس کوانتہائی کارآمد بنادے گا چاہے مشکلات جتنی مرضی بھی آئیں لیکن یہ بات یادرکھئے کہ اِن اقدامات پرعمل کرنا خدا کی مدد کے بغیرممکن نہیں۔ یعنی خدا کے فضل کے بغیرممکن نہیں جو وہ ان لوگوں کوفیاضی سے دیتا ہے جو بڑی عاجزی، اِنکساری اورحلیمی سے مانگتے ہیں۔اِس لئے آپ ابھی اس سے سمجھنے اورعمل کرنے کے لئےفضل مانگیں۔وہ اصول درج ذیل ہیں۔

ا۔ اپنے گُناہ کو پہچانیں اور اُس کا اقرار کریں:''میرا گناہ ہی کیا ہے؟ میرا قصور ہی کیا ہے؟ اُس نے، اِس نے اور فلاں شخص نے میرا یہ قصور کیا ہے، اگرکسی کوبھی اپنے گناہ کا اقرار کرنے کا کہا جائے تو وہ یہی کہے گا کہ فلاں شخص کا یہ قصور ہے، میرا نہیں!''

بالکل دُرست کہہ رہے ہیں آپ۔آپ کی شفا کا تعلق دُوسرے کے ردِعمل پرمنحصرنہیں آپ دُکھ پہنچانے والے شخص کو یا صورتحال کونہیں بدل سکتے، لیکن کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ دوسروں کو اور حالات کو بدل سکتے ہیں۔۔۔ صرف خُدا کے فضل سے، آپ کوصرف اپنا رویہ بدلنا ہے اور خدا حالات اور لوگوں کو بدلنا شروع کردے گا۔اگر آپ کوکوئی دکھ پہنچا رہا ہے اوراس دوران آپ چڑ چڑے ہوتے ہیں، غصہ کرتے ہیں، بدلہ لینے کی کوشش کرتے ہیں، ناراض ہوجاتے ہیں، انتقامی انداز اپنا لیتے ہیں، تنقیدی بن جاتے ہیں تو پھرآپ گناہ کررہے ہیں۔آپ ایسا کرتے ہوئے اپنے آپ کوصحیح ثابت کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔۔۔اور پھرآپ کے دِل میں سکون اور اِطمینان ہرگزنہیں ہوگا۔آپ نہ صرف اِس چڑ چڑے پن کے نتائج بھگتیں گے بلکہ آپ اِس بوجھ کوبھی برداشت کریں گے جو ہر بار اپنا گناہ چھپانے کے لئے کوشش کی وجہ سے پیدا ہوگا یوں آپ صرف اپنی ہی تکلیف میں اضافہ کریں گے۔اِس کے برعکس آپ خداوند کی طرف رجوع لاکر بڑی حلیمی اورعاجزی سے شفاء کی درخواست کر

سکتے ہیں۔

۲۔ خُدا کو اپنا مالک تسلیم کریں: کسی نہ کسی وقت آپ یہ محسوس کریں گے کہ خُدا تعالیٰ سب سے برتر و اعلیٰ ہے اور پھر آپ حالات کو قبول کرتے ہوئے سچائی کو مانیں گے اور حالات کی نسبت خدا کی طرف سے دیے گئے حقوق پر ایمان رکھتے ہوئے خدا کو عزت دینگے۔ اگر خدا کے منصوبے میں شامل ہو کہ آپ کسی تکلیف دہ تجربہ سے گزریں تو پھر یہ بھی یاد رکھئے کہ اس نے آپ کی ترقی اور خوشحالی کا وعدہ بھی کر رکھا ہے تا کہ آپ اِس مشکل سے بہ آسانی گزر سکیں۔ کیونکہ خُدا سب سے عظیم اور برتر ہے اس لئے وہ ہم میں سے کسی کی بھی مشکل میں بآسانی اپنے منصوبے کو پورا کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ کیا آپ ابھی ابھی اس بات سے متفق نہیں اور اپنی مٹھیاں بھینچے شک میں مبتلا ہیں؟ لیکن کیا آپ ایمان رکھ سکتے ہیں کہ خُدا آپ کے مسائل سے بڑا ہے اور آپ کو مشکلات سے نکال کر بھلائی پیدا کر سکتا اور اپنا جلال ظاہر کر سکتا ہے؟

۳۔ معاف کیجیئے۔۔۔قرض چھوڑ دیجیئے: اگر آپ کے چڑ چڑے پن کی وجہ کوئی شخص ہے تو پھر بغیر کسی شرط کے اُس کو معاف کر دیجیئے۔ کیونکہ اسی طرح دل کی پوشیدہ تلخی سے چھٹکارا پایا جا سکتا ہے۔ پولس نے ا۔کرنتھیوں 5:13) میں یہ بات اس انداز میں واضح کی "محبت بری باتوں کا حساب نہیں رکھتی۔" آیت میں بیان کا اصل مطلب یہی نکلتا ہے کہ پولس نے یہاں ایک خاص اصطلاح جو تجارت کے شعبے میں استعمال کی وہ لکھی کہ جیسے ایک دکاندار ہر اس شخص کا حساب رکھتا ہے جس نے ادھار سامان لیا ہوتا کہ اس سے وقت پر پیسہ وصول کر سکے۔ اسی طرح ہم میں سے کئی افراد اپنے دلوں سے ایک یہی کھاتہ رکھتے ہیں جس میں دوسروں پر بہت سا ادھار ہوتا ہے کہ انہوں نے ہمارے خلاف یہ بات کی، وہ بات کی اور ایسا کہا، ویسا کہا اور ہم یہ کہتے ہیں کہ ''انہیں اس بات کا حساب دیا پڑے گا'' اس طرح اسے نہیں کہنا چاہیے تھا''، اس نے یہ بات غلط کی وہ بات غلط کی'' وغیرہ وغیرہ، یعنی ہم نے ان پر ایک قیمت قرض کی صورت میں ٹھہرائی ہوئی ہے لیکن اب سنیئے خدا اس بارے میں کیا فرماتا ہے: ''بدی کے عوض کسی سے بدی نہ کرو اپنا انتقام نہ لو بلکہ غضب کو موقع دو کیونکہ یہ لکھا ہے کہ خداوند فرماتا ہے، انتقام لینا میرا کام ہے۔ بدلہ میں ہی دوں گا،۔۔۔بدی سے مغلوب نہ ہو بلکہ نیکی کے ذریعہ سے بدی پر غالب آؤ۔'' (رومیوں 18:17-21)۔

جب ہم کسی سے دُکھ پاتے ہیں تو ہمارے پاس صرف دو ہی چناؤ ہوتے ہیں:

اولاً: ہم اس دکھ کو اپنے دل کے کھاتے میں لکھ لیں اور بدلہ لینے کا منصوبہ تیار کریں۔ آپ اندازہ کیجیئے کہ ہم کتنی تخلیقی صلاحیت رکھتے ہیں اور قرض کا کھاتہ کتنی عمدگی سے تیار کر لیتے ہیں ہم اس کے لئے تعلق ختم کر سکتے ہیں، بے سبب تنقید کر سکتے ہیں، یا دُوسروں پر بہتان یا تہمت لگا سکتے ہیں، شدید غصے میں بھر سکتے ہیں، ایسے منصوبے تیار کر

سکتے ہیں کہ ان کی عزت و وقار پر حرف آئے، افواہیں پھیلا سکتے ہیں،۔۔۔اور اِسکے علاوہ ہمارے پاس تو شاید بے شمار طریقے موجود ہیں۔اور یہ بھی ممکن ہے کہ ہم اپنے چہرے پر بڑی معصوم مسکراہٹ سجا کر خاموشی سے بدلہ لینے کی منصوبہ سازی کر رہے ہوں۔اگر ہمارے دل میں دُوسرے کے لئے غُصہ موجود ہے تو پھر یاد رکھیئے کہ ہم نے پہلے ہی اپنے دشمن کو قتل کر ڈالا ہے اپنے دل کے اندر (پڑھیئے متی 5:21-22)۔

اس طرح دل میں غصہ رکھنے کا نقصان یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو دوسرے شخص کی نسبت کہیں زیادہ نقصان پہنچا رہے ہوتے ہیں۔ایک بدلہ لینے والی سوچ ہم میں مسیح کا کردار ابھرنے نہیں دیتی اور ہمیں چڑ چڑے پن اور غُصے کی زنجیروں میں جکڑ کر ہماری زندگی برباد کرنے لگتی ہے۔

اس کے علاوہ ایسا کرنے سے خدا دوسروں کو سمجھانے اور نصیحت کرنے کا کام ''بند کر دے گا'' کیونکہ جب ہم خود اپنی مرضی سے حالات کو بہتر کرنے کی کوشش کر رہے ہونگے اور اپنا انصاف خُود کرنے کی کوشش کریں گے تو پھر خدا کام کرنا چھوڑ دے گا۔کیونکہ ہمیں علم ہونا چاہیئے کہ خدا کو اپنے کام کرنے کے لئے فیصلہ کرنے والوں کی ضرورت نہیں ہے۔

ایک خدا کے خادم یہ کہتے ہیں کہ ''خُدا ہمیشہ لڑائی کے اکھاڑے میں صرف دو افراد کی اجازت دیتا ہے۔اگر آپ اپنی لڑائی خود لڑنا چاہتے ہیں تو پھر خُدا آپ کو موقع دے گا اور خود اکھاڑے سے باہر چلا جائے گا۔لیکن اگر آپ چاہتے ہیں کہ خُدا آپکی لڑائیاں لڑے تو پھر آپ کو اکھاڑے سے باہر جانا پڑے گا اور اکھاڑے سے باہر ہی رہنا پڑے گا۔''

کیا آپ اکھاڑے سے باہر رہنے کے لئے تیار ہیں؟

دوسرا طریقہ: ہم قرض معاف کر دیں اور خُدا کو سارے کام کرنے کے حقوق دے دیں:

معاف کرنا کوئی جذباتی معاملہ نہیں بلکہ یہ ہماری مرضی اور چناؤ پر مُنحصر ہے۔جیسے ایک دکاندار اپنے بہی کھاتے سے سارا قرض کاٹ سکتا ہے ویسے ہی آپ بھی ہر قرض جو دوسروں کے نام پر آپ نے سنبھال رکھا ہے اسے معاف کر سکتے ہیں۔۔ چاہے آپ کے دماغ میں جیسے مرضی خیالات آ رہے ہوں۔

معاف کرنا اِیمان کا ایک خاص عمل بھی ہے، جب ہم یہ فیصلہ کر لیں کہ خدا ہمارے معاملات کو خود دیکھ لے گا تو پھر ہم قاضی، جج یا جلاد بننے کا کوئی کام نہیں کر رہے ہوتے بلکہ ہم تمام حقوق خدا کے حوالے کر دیتے ہیں اور ہم خدا پر ایمان رکھنے کا مظاہرہ کرنے لگتے ہیں اگر ہم یہ بائبلی طریقہ اپنا لیں تو پھر کبھی مایوس یا شرمندہ نہیں ہونگے۔ کیونکہ خدا مکمل طور پر بھلا، کلی طور پر مُنصف اور عقلِ کُل ہے وہ تمام معاملات کو مکمل حکمت اور دانائی کے ساتھ ہمارے لئے اور ہمیں دکھ پہنچانے والے کے لئے فائدہ مند بنا دے گا۔وہ ہمیشہ بھلائی سے پیش آتا ہے! اور ہم

کبھی کبھار ایسا کرتے ہیں۔

آپ کے لئے مزید حیران کن بات یہ ہونے والی ہے کہ آپ نے اپنے بہی کھاتے میں خدا کا نام بھی دکھ دینے والوں میں لکھا ہوا ہے کیا آپ کسی بات پر اس سے ناراض ہیں کہ اس نے آپ کے ساتھ بے انصافی کی؟ اس کا اندازہ آپ اُس کے ساتھ اپنی قربت سے لگا سکتے ہیں۔ کیا آپ اس کی رفاقت سے دور ہیں؟ اگر ایسا ہے تو شاید آپ نے غلطی سے یہ سوچ لیا ہے کہ اس پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ خدا آپ کی زندگی میں تکلیف کو آنے سے روک سکتا تھا مگر اس نے کیوں ایسا ہونے دیا؟ اِس وجہ سے آپ کی تلخی کا رخ ہوسکتا ہے اُس کی طرف ہو اِس لئے اپنے قرضداروں کو مُعاف کرتے ہوئے خُدا سے معافی مانگیے۔ جب آپ اپنے بہی کھاتے کو کھولیں تو اس میں کس کس کا نام درج ہے؟ شاید کسی کا نام بہت مرتبہ آیا ہو۔ اُن پر قرض بہت زیادہ ہوگا آپ کا۔ اور ہوسکتا ہے یہ نام خُدا کا ہو۔ آپ کب تک یہ تلخی اپنے دِل میں چھپا کر رکھیں گے۔۔

دوسروں کے مرنے تک یا اپنے مرنے تک؟

آپ کی نظروں میں اچھا بننے کے لئے دوسروں کو کیا قیمت چکانی پڑے گی؟ یا پھر آپ پہلے ہی فیصلہ کر چکے ہیں کہ وہ چاہے جتنا بھی اچھا بن کر دکھائیں آپ نے کبھی ان کی بات پر اعتماد نہیں کرنا یعنی اسے کبھی بھی قبول نہیں کریں گے؟ اِس طرح کبھی معافی نہیں ملے گی۔ کیا آپ اپنی خوشی اور مرضی سے ایمان کا قدم اٹھا کر دِل سے دُوسروں کے قصور معاف کر دیں گے؟

4۔ خدا سے مدد مانگیں کہ وہ آپ کے دِل کو پاکیزہ مُحبت سے بھر دے!

خُدا نے ہمیں واضح حکم دے رکھا ہے کہ ہم ایکدوسرے سے محبت رکھیں حتیٰ کہ اپنے دُشمنوں سے بھی پیار کریں (متی 5:38-48)۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہ تو بالکل ناممکن ہے ایسا نہیں ہوسکتا۔۔۔ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن یہ اس وقت ہی ناممکن ہے جب ہم خدا کو اس معاملے میں شریک نہیں کریں گے اور اگر آپ خُدا کے ساتھ ایک خالص رشتے میں مسیح پر ایمان کے وسیلے بندھ جائیں تو رُوح القدس آپ کے دل میں بسیرا کرتا ہے اور تمام محبت کو آپ کے دِل میں انڈیلتا ہے (یوحنا 4:7-8) یعنی اِس صورت میں آپ کلی طور پر خُدا کی تابعداری کرتے ہیں اور اپنے دل کی تلخی کو دِل سے نکال باہر پھینکتے ہیں کیونکہ خُدا آپ کے دِل میں اپنی مُحبت معجزانہ طور پر بھرتا چلا جائے گا۔ کیونکہ محبت 'روح کا پھل'' ہے (گلتیوں 5:22)۔ محبت میں یہ صلاحیت ہے کہ وہ چڑ چڑے پن کی ساری تیزابیت کو دھو کر نکال دے اور اس کی جگہ شفقت و پیار کی مٹھاس بھر دے۔ یہ ایک زبردست اور شافی تبادلہ ہوتا ہے؟

کیا آپ اِس تبادلے کو قبول کرنے کو

تیار ہیں اور خدا سے کہیں گے کہ وہ آپ کے دل کو اپنی محبت سے معمور کردے بالخصوص ان کے لئے جنہوں نے آپ کو دکھ دیا یا تکلیف پہنچائی ہے؟ اگر آپ خدا کے ساتھ متفق ہو جاتیں تو پھر اپنی زندگی میں اُس کی قدرت کا انوکھا تجربہ کریں گے۔ اور پھر آپ کو اندازہ ہوگا کہ آپ مسیح کی مانند بنتے چلے جارہے اور اُس جیسے کام کر رہے ہیں کیونکہ وہ آپ میں صورت پکڑتا جارہا ہے۔

۵۔ خُدا کی شکرگزاری کرنے کا تجربہ کرتے جایئے: "شُکر گزاری کرنا" اور "شُکر گزار ہونا" دو مختلف باتیں ہیں۔ شُکرگزاری کرنا ایک جذبہ ہے جو کبھی محسوس کیا جاسکتا ہے اور کبھی نہیں۔ ہم کسی بات یا خاص صورتحال پر شکرگزاری کرنے کے لئے نہیں بلائے گئے بلکہ ہمیں ہر ایک بات میں شکرگزاری کرتے رہنے کا حکم خدا کی طرف سے ملا ہے (اتھسلنیکیوں 5 : 18؛ اِفسیوں 20:5، فلپیوں 4:4)۔ بظاہر ناممکن نظر آنے والا حکم خُدا نے کیوں دیا ہے؟ اس کی وجہ یہ کہ وہ ہمارا شافئ اعظم ہے اس جیسا کوئی نہیں اور وہ شکرگزاری کی انوکھی اور شافی خصوصیات سے اچھی طرح واقف ہے۔ شکرگزار ہو کر ہم خدا کی قدرت کو یاد رکھتے اور اس کے نقطہ نظر سے حالات کو سمجھنے کے قابل ہونے لگتے ہیں۔ شکرگزاری کی خوبی اپنا لینے سے ہم تکلیف کو بھول جاتے ہیں اور اپنی توجہ خدا کے کلام پر عمل کرنے میں لگا دیتے ہیں کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ ہم ایمان اور شکرگزاری کا نمونہ بنے رہیں۔ ایسا کرنے سے ہم اس قابل ہو جائیں گے کہ یہ کہیں "اگرچہ مجھے سمجھ میں نہیں آرہا اے خداوند لیکن اتنا جان گیا ہوں کہ ان حالات میں صرف مجھ پر ہی بھروسہ کیا جاسکتا ہے۔ میں ایمان رکھتا ہوں کہ تو میرے لئے کافی ہے۔۔ اور میں تیرا شکر ادا کرتا ہوں۔ کیونکہ تو اپنے تخت پر موجود ہے اور یہ معاملہ تیرے لئے کوئی انوکھا معاملہ نہیں اور تو میرے لئے بہترین بھلائی کا منصوبہ رکھتا ہے۔"

۶۔ **فوری اور مسلسل معاف کیا کریں:** ایک لمحے کے لئے بھی اپنے ایمان اور مُعافی کو عمل میں لانے سے دریغ نہ کیجیئے کیونکہ آپ کا دشمن ابلیس کبھی بھی اپنی شکست تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہوتا۔ ہوسکتا ہے وہ ماضی کی کوئی تلخ یاد آپ کے ذہن میں لے آئے تاکہ آپ دوسروں کو معاف کرنے کے بجائے ان پر غصہ ہونے لگیں۔ جب ایسی صورتحال ہو تو آپ کے پاس چناؤ کے مواقع ہوتے ہیں کہ آپ اس وقت کی تلخی کو یاد کریں اور اِس کو غصہ کرنے کی وجہ بنالیں یا پھر آپ یہ مان لیں کہ خدا آپ کو ایک خدا پرست مرد یا خدا پرست عورت بنا رہا ہے اور روزمرہ کے ہر کام کے وسیلے آپ کا کردار اور شخصیت دونوں مضبوط ہوتے جارہے ہیں۔ کوئی بھی دُکھ یا پریشانی یا تلخ بات آپ کی زندگی میں آئے تو دوسروں کو معاف کرنے کا ایک عمدہ موقع آپ کو مل رہا ہے اور یوں آپ مسیح کی طرح معاف کریں گے اور مسیح کی طرح محبت کریں گے (افیسوں 32:4)۔

آپ کی زندگی میں مشکلات اور دُکھوں کی مسلسل موجودگی اِس بات کا ثبوت ہے کہ خدا نے آپ کو اپنی مانند بنانے کی تعلیم دینا چھوڑا نہیں۔ اور اگر آپ میں خُدا کی مانند بننے کی ذرا سی خواہش بھی موجود ہے تو پھر آپ کو دُوسروں کو مُعاف کرنا ہوگا۔

کیا آپ دوسروں کو جلد از جلد معاف کر کے خدا کی مانند بنا چاہتے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو پھر دُوسروں کو جلد از جلد مُعاف کرنا شروع کر دیجیئے۔

کیا آپ دُوسروں کو مُعاف کر پائیں گے؟

آیئے پھر درج ذیل اُصول اپنا کر اپنی زندگی کو خُدا کی دی ہوئی رہائی حاصل کریں اور پھر چاہے جتنی مرضی بھی تلخ زندگی کیوں نہ رہی ہو خُدا اُس کو انتہائی کارآمد بنا دے گا چاہے مشکلات جتنی مرضی بھی آئیں لیکن یہ بات یاد رکھئے کہ اِن اقدامات پر عمل کرنا خدا کی مدد کے بغیر ممکن نہیں۔ یعنی خدا کے فضل کے بغیر ممکن نہیں جو وہ ان لوگوں کو فیاضی سے دیتا ہے جو بڑی عاجزی، اِنکساری اور حلیمی سے مانگتے ہیں۔ اِس لئے آپ ابھی اس سے سمجھنے اور عمل کرنے کے لئے فضل مانگیں۔ وہ اصول درج ذیل ہیں۔

خُدا کے ساتھ گہرا رشتہ بنا لیجیئے

Keep A Good Relationship With God

۱۹۳۹ء کی گرمیوں میں مس عِلیٹا این۔ جیکبز اور اُن کی ساتھ مِس ایونس ماریس چھٹیاں منانے کے لئے چائنا سے کوریا آئیں۔ وہاں ہاجن پو کے علاقے میں جہاں وہ چھٹیوں کے لئے آئی تھیں وہاں چھوٹے کاٹیج میں دعائیہ میٹنگز ہوتی تھی جن میں مختلف مشنریوں کو راہنمائی کرنے کی درخواست کی جاتی تھی۔ مس جیکبز کو بھی دعوت دی گئی اور جو لوگ وہاں موجود تھے اُنہوں نے گواہی دی کہ وہ خاتون خُدا کی خاص قوت اور نعمت سے معمور تھی۔ پھر ان سے درخواست کی گئی کہ وہ ایک ہفتے کے لئے میٹنگ میں راہنمائی کریں اور پھر لوگوں نے بہت برکت پائی۔

کوانگ جو کے ڈاکٹر ایل ٹی نیو لینڈ ان کی میٹنگ کے متعلق لکھتے ہیں:

''مس جیکبز وہ واحد شخصیت ہیں جن کو میں نے خداوند کی گہری دوستی میں پایا اور میں نے بہت سے عظیم خادموں کے متعلق سنا اور اُن سے مِلا بھی ہوں مگر مس جیکبز ان سے سے الگ ہی ہیں۔ ان کے طریقہ کار بالکل سادہ ہیں۔ وہ بائبل مقدس کو زندگی کا حصہ بناتی ہیں وہ کسی سے درخواست یا التجا نہیں کرتی بلکہ واضح کہتی ہے کہ آپ خدا کے طلبگار ہوں اور توبہ کریں وہ کلیسیائی راہنماؤں کے

درمیان کام کرتی ہیں جو پاک صاف ہونے اور بائبل کی تعلیم میں استاد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ وہ صرف اُن سے یہ کہتی ہیں کہ خُدا کو اس کے کلام کے مطابق اپنی زندگی میں اپناؤ اور اس کو اپنی زندگی کا حصہ بناؤ۔ ان کے وسیلے ہم نے یہ بھی دریافت کیا کہ خدا ایسا آسمانی باپ ہے جو رٹی رٹائی باتیں قبول نہیں کرتا کہ ''میں بُہت گناہگار ہوں'' بلکہ خدا سے کہیں کہ میرے پوشیدہ گناہ مجھ پر ظاہر فرما۔ جب آپ کاغذ قلم لے کر بیٹھ جائیں گے اور خدا کے کلام میں سے جاننے کی کوشش کریں گے کہ گناہ کتنا بھیانک ہے تو پھر آپ پر یہ بات عیاں ہوگی اور آپ چلا اُٹھیں گے یسعیاہ کی مانند، ''میں تو برباد ہوا مجھ پر افسوس یا پھر محصول لینے والے کی مانند کہہ اُٹھیں گے''اے خدا مجھ گناہگار پر رحم فرما۔''

جب آپ کو گناہگار ہونے کا پتہ چل جائے تو پھر آسمانی باپ سے معافی مانگیں تو وہ آپ کو مکمل پاکیزگی عطا کرے گا (ا۔یوحنا 9:1)۔''

خُدا کے حضور اقرار کرنا ہی کافی نہ تھا کیونکہ اِس علاقے میں بہت سے خُدام ایکدُوسرے سے حسد اور نفرت بھی کرتے تھے۔ جن کا اقرار کیا جانا اور مُعافی مانگنا بہت ضروری تھا۔ جب ہم نے ایسا کرنا شروع کیا تو پھر تمام پاسبانوں اور قائدین نے ایک دوسرے کو معاف کرنا شروع کر دیا اور گرمجوشی سے محبت میں اضافہ ہونا شروع ہوگیا۔ کیونکہ یسوع کے لہو نے ہمیں دھوکر تمام گناہ سے پاک کر دیا تھا۔'' بعدازاں این ڈانگ میں سے ایک مشنری کی بیوی نے یہ تجربہ بیان کیا کہ جب مس جیکبز آئی تھیں تو پتہ چلا کہ وہ علیحدگی میں بھی مشورہ دیتی ہیں۔ پھر ایک دن اس مشنری کی اہلیہ نے بھی اپنے شوہر کو مشورہ دیا کہ آپ بھی ان سے مل لیں۔ تو اُن کے شوہر نے جواباً کہا کہ **''مجھے کسی عورت سے پوچھنے کی ضرورت نہیں کہ میرے گناہ کیا ہیں کیونکہ میں اِن سے واقف ہیں۔''** لیکن آخرکار اپنی بیوی کے نرم مزاجی سے سمجھانے سے ایک دن وہ مان گئے اور پھر وہی ہوا جس کا ڈر تھا جو بہت سے لوگوں کے ساتھ بھی ہوا تھا کہ دل سب چیزوں سے زیادہ حیلہ باز اور لاعلاج ہے۔ مجھے ان کی بات چیت کی تمام تفصیل یاد نہیں مگر چند باتیں جو وہ اکثر لوگوں کو بھی بیان کرتے رہے کچھ یوں ہیں:

مس جے: کیا آپ نے کبھی متی 33:6 پر غور کیا ہے، ''خُدا کی بادشاہی کو پہلے تلاش کرو!

ڈاکٹر ایکس: جی ہاں، میں اس آیت کو جانتا ہوں اور اکثر کورین لوگوں کو اِس پر کلام سناتا ہوں۔

مس جے: کیا آپ اس بات کو اپنے لئے بھی مانیں گے کہ آپ نے بھی خُدا کو تمام باتوں میں اولیت دی ہے کبھی؟

ڈاکٹر ایکس: (کچھ دیر سوچنے کے بعد) مجھے لگتا ہے کہ میں نے خدا کو اولیت نہیں دی۔ جی ہاں مجھے اقرار کرنا ہے کہ میں مسیح کو اپنی زندگی میں اوّلین جگہ نہیں دے رہا۔

مس جے: ٹھیک ہے جناب ڈاکٹر ایکس صاحب مجھے بتایئے کہ آپ نے اقرار کیا کہ آپ کورین لوگوں کو یہ سکھاتے رہے مگر خود یہ کام نہیں کیا تو آپ ایسے کام کرنے والے کو کیا کہتے ہیں؟

ڈاکٹر ایکس: ایک ریاکار

مس جے: پھر آپ اپنے بارے میں کیا کہیں گے؟

ڈاکٹر ایکس: ایک ریاکار

مس جے: برائے مہربانی اس کو لکھ لیجئے

ڈاکٹر ایکس نے اس کو لکھ لیا کہ ''میں ایک ریاکار ہوں'' اور پھر ساری گفتگو کے بعد ان کے پاس سیاہ کار گناہوں کی ایک لمبی فہرست تیار ہو چکی تھی جن کا ان کو اندازہ بھی نہیں تھا۔ اور وہ گناہ ان کا دل توڑنے کے لئے کافی تھے اور وہ کسی بھی مسیحی کا دِل توڑ سکتے تھے۔ لیکن بعد ازاں وہ نہایت شکرگزاری سے اس بات کا اقرار کرتے تھے کہ اُن سب گناہوں کا اقرار دُعا میں کرتے ہوئے ان کا دل اطمینان اور سکون سے بھرتا گیا جس کا بیان نہیں ہوسکتا۔ اِس کے بعد سے وہ خود بھی بہت سوں کی مدد کرنے والے بن گئے اور بہت سے لوگوں کو اِس سے بہت فائدہ ہوا۔

خُدا کی قُدرت اور حضوری

کوانگ جو اور ٹائیکو سیئول میں بیداری کی میٹنگز کا چرچا جب این ڈانگ میں پہنچا تو ہم نے بھی بیداری کی ضرورت کو محسوس کیا اور مس جیکبز کو دعوت دی کہ وہ ہمارے علاقے میں بھی آئیں۔ تو اس دعوت کو انہوں نے بڑی نرمی سے قبول کیا اور 11 نومبر کو وہ اپنی ساتھی مس ماریلیس کے ہمراہ ہفتے کی میٹنگ میں آ پہنچی وہ دن رات میٹنگز کرنے کی وجہ سے بہت زیادہ تھکی ہوئی تھی۔

تعلیم الٰہی کے کاربند ہونے کے دعویدار پریسٹیرین ہوتے ہوئے ہم کوانگ جو اور دوسرے علاقے سے ملنے والی گواہیوں میں رخنہ اندازی تلاش کرنے کی کوشش میں ہم لگے رہے۔ لیکن ان لوگوں کی گواہیوں کے بعد میں یہ مان چکا تھا کہ صرف تعلیم ہی کافی نہیں بلکہ خدا کی حضوری اور قدرت بھی اشد ضروری ہے، لیکن پھر بھی میں ان لوگوں پر زیادہ یقین نہیں کر رہا تھا کیونکہ برسوں سے اِن لوگوں کو جانتا تھا۔

پھر ہمیں پانچ سرخیوں کے ساتھ کچھ حوالہ جات دیئے گئے جو درج ذیل ہیں:

☆ خدا کی نظر میں انسانی دل

☆ خدا کے کچھ معیار

☆ خدا کو میرے گناہ کی کیا قیمت چکانی پڑی

☆ گناہ پر افسردگی

☆ خدا نے جس زندگی کا وعدہ کیا اس کی قیمت کلوری پر ادا کی۔

منصوبہ یہ بتایا گیا کہ ان حوالہ جات پر غور کریں اور کسی بھی قسم کا گناہ اپنی زندگی میں پائیں تو اُس کو لکھ لیں، میں نے غیر سنجیدگی سے ان باتوں کو پڑھا اور چند ایک باتیں لکھ

دیں۔ وہ تمام آیات اتنی عام تھیں کہ شاید روز ہی کئی باران کو دہرایا جاتا تھا اِس لئے میری نظر میں وہ شاید بالکل غیر ضروری معاملہ بن گیا تھا۔

گناہ پر للکار

مِس جیکبز (Ms Jacobaz) نے پیر کے روز میٹنگز کا آغاز کیا اور پانچ روز یہ سلسلہ صبح وشام چلا۔ روزانہ بائبل اسٹڈی (بائبل کا مطالعہ) اور دعا کی جاتی لیکن پہلے روز سے ہم لوگ مس جیکبز میں خدا کی قدرت کے وسیلے کچھ نیا تجربہ کرتے تھے۔ جب وہ خدا کے متعلق بات کرتی تو اتنے موثر انداز میں کرتی جیسے خداوند کا دل ان کے اندر دھڑک رہا ہو۔ اپنے منجی خداوند یسوع کے متعلق صبح وشام سننے اور اس کے کلام کی تیز روشنی میں اپنے دِل کو پرکھنے سے ہمیں بہت زبردست نتائج ملنے لگے۔ صرف دو ہی دن میں ہم اپنے گناہوں سے اُس حد تک واقف ہو چکے تھے کہ ہماری آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور میں تو کھانے کی خواہش ہی کھو بیٹھا اور اب میں نے جانا کہ گناہ کے باعث تو پورا بدن بیمار ہے اور میں نے فاقہ کشی کی۔ اِس سے بڑھ کر میں سو نہیں پا رہا تھا اور میں نے بائبل پکڑی اور خدا سے تسلی مانگنے لگا۔ پھر دوباران سے انٹرویو کے نتیجے میں میں نے اپنی زندگی میں گناہوں کا اتنا بڑا انبار لگا دیکھا کہ میں پورے دل سے خدا کو پکارنے لگا کہ اے خدا میری زندگی لے لے اگر تو نے مجھے معاف نہ کیا تو میرے جینے کا کوئی فائدہ نہیں۔ ”خداوند، کیا یہ میں ہوں؟“ (متی 22:26)

اس وقت میں ایک حوالہ (رومیوں 1:21-32) خاکے میں سے مطالعہ کر رہا تھا جو میں نوجوان کورین لوگوں کو سکھا رہا تھا کہ یہ کیسے ہماری نسلوں کی رُوحانی تاریخ ہے۔ تفاسیر میں سے یہ پتہ چلتا تھا کہ ابتدا میں لوگ خُدا کو جانتے تھے مگر بعد میں اس کی عظمت کو ملحوظ خاطر نہ رکھا اور بالآخر باب کے آخر میں موجود بیان نہ کر سکنے والے گناہوں میں مبتلا ہوتے چلے گئے۔ لیکن اب دل کے بوجھ کے ساتھ پڑھنے سے وہ آیت یوں لگی، ”اس لئے کہ اگرچہ انہوں نے خدا کو جان تو لیا مگر اس کی خدائی کے لائق اس کی تمجید وشکر گزاری نہ کی بلکہ باطل خیالات میں پڑ گئے اور ان کے بے سمجھ دلوں پر اندھیرا چھا گیا۔۔۔“ (آیت نمبر 21)۔ اس آیت نے گویا میری آنکھوں پر سے چھلکے سے گرا دیئے اور مجھے لگا کہ یہ تو میری زندگی کی کہانی ہے، یہ باتیں تو میں نے کی ہیں بائبل تو میری کتاب تھی۔ یسوع میرا منجی تھا جس نے میرے گناہوں کی معافی کے لئے خون بہایا تھا۔

پھر میں نے اپنی زندگی سے گناہوں کو واقعی دھلتے ہوئے محسوس کیا۔ میری روح واقعی ہلکی پھلکی ہوگئی تھی میں خوشی سے زاروقطار رو رہا تھا۔ اور میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے زبردست بات دریافت کر لی ہے۔ یقیناً اطمینان کا دریا بہنا شروع ہو گیا تھا۔ اور مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ

میں کہہ رہا تھا کہ اب میں ہر کسی سے پیار کر سکتا ہوں۔''
خدا کا بے حد شکر ہو کہ ایسا ہی تجربہ میٹنگ کے باقی 10 شرکاء کا بھی تھا اور ہم این ڈانگ کے علاقے میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہوئے نئے عہد و پیمان کر رہے تھے۔ ایک ساتھی نے بڑے خوبصورت انداز میں بات لکھی کہ، ''دس کوڑھی شفاء پا گئے اور تمام شکر گزار بھی ہیں۔'' بیداری کا یہ سلسلہ دو اور علاقوں میں بھی پھیل گیا اور تقریباً ایک سو سے زائد مشنریوں نے زندگی میں خدا کے فضل کا تجربہ کیا اور ان کی زندگیاں بدل گئیں۔ اور پھر ہم نے یہ باتیں دوسروں کو بیان کرنا شروع کیں کہ خدا نہ صرف ہماری بلکہ ہر ایک کی زندگی میں ویسا ہی فضل نازل کرنا چاہتا ہے۔ کیا آپ بھی اس فضل کا تجربہ کرنا چاہتے ہیں؟

خاکساری اور روزہ رکھنا

ہمیں برکت ملی تو پھر یہ برکت باقی کورین لوگوں تک بھی پہنچی۔ ہمارے گھروں میں کام کرنے والے لوگوں نے حیران ہو کر ہمیں روتے دیکھا، کھانے کو ہاتھ تک نہ لگاتے دیکھا، تمام رات گھر کی بتیاں جلتے دیکھیں، وہ حیران تھے کہ آخر اس چھوٹی سی خاتون نے ان لگوں کو کیا کہہ دیا کہ ان کا کھانا پینا، سونا حرام ہو گیا ہے اور یہ بس روتے رہتے ہیں۔ پھر جب ہم نے انہیں بتایا تو وہ بھی روئے، توبہ کی، نئے سرے سے وعدہ کیا اور برکت پائی۔ ان کو بھی ہماری طرح پتہ چل گیا کہ کوئی گناہ بھی چھوٹا نہیں کیونکہ وہ خدا کی پاکیزگی کو ہماری زندگی میں نہیں آنے دیتے جیسے بڑے گناہ نہیں آنے دیتے۔ چھوٹے چھوٹے حسد نفرت کی جڑ تھے اور نفرت کرنے والے خدا کی نظر میں قاتل ہیں۔

''جو اپنے بھائی سے نفرت کرتا ہے خونی ہے اور تم جانتے ہو کہ کسی بھی خونی میں ہمیشہ کی زندگی نہیں۔'' (یوحنا 15:3)۔

اسی طرح متی 28:5 کی روشنی میں غلط سوچ بھی غلط کام کے برابر ہے۔ مقامی کلیسیاؤں میں فوری عبادتیں اور بیداری کی میٹنگز شروع ہو گئیں کیونکہ روح القدس نے گناہ کی گہری قائلیت اور توبہ کی توفیق خوب بخشی تھی جس کی وجہ سے بہت سوں کو فتح نصیب ہوئی۔ کیا آپ بھی اس فتح کا تجربہ کرنے کو تیار ہیں؟

روح کی ہدایت میں چلنے کے لئے للکار

خُدا کسی بھی شخص کو استعمال کر سکتا ہے جیسا کہ ہم نے دیکھا لیکن اس کے لئے خُداوند کے ساتھ ایک شفاف تعلق میں ہمیشہ قائم رہیئے! روز کی برکات حاصل کریں اور جہاں موقع ملے ان کو آگے بانٹتے جایئے۔ کیونکہ خُدا صرف ایک شخص تک محدود نہیں۔۔ مس جیکبز کی ڈائری میں یہ لکھا ہوا تھا'' آنسوؤں کے ساتھ اِس ہفتے کو خداوند کے حوالے کرتی ہوں۔'' اِس لئے بیداری آنسوؤں بھری زندگی کے

وسیلے آتی ہے، اگر یہ بات آپ پر آپڑے تو کیا آپ اپنے پوشیدہ گناہوں، کمزوریوں کو چھوڑنے کا اور روح کی ہدایت سے چلنے کا چیلنج قبول کرنے کو تیار ہیں؟ حوالہ جات کو استعمال کیجئے اور اپنی زندگی میں دھیان سے دُعا کرتے ہوئے خدا سے مدد مانگیں۔ کہ اس کا کلام آیت بہ آیت آپ کے دل کو جانچے اور پرکھے۔ یہ آپ اور خُدا کے درمیان لین دین ہوگا۔ آپ اس کے حضور اپنے گناہ لے کر آئیں گے اور وہ آپ کو معافی دے گا۔ یہ ایک دیانتدارانہ فیصلہ ہوگا۔ یہ رُوح کی ہدایت سے خُدا کے کلام پر حقیقتاً عمل کرنا ہوگا۔ درج ذیل حوالہ جات کو غور سے آہستہ آہستہ بار بار پڑھیئے اور بہت دُعائیہ انداز میں پڑھیئے تا کہ روح القدس اپنی قدرت کے وسیلے آپ پر آپ کے گناہ ظاہر کرے۔

ا۔ خُدا کی نظر میں انسانی دل اور اس سے نکلنے والے گناہ:

گلیتوں 5:19-21؛ تیمتھیس 3:2-5؛ اِفیسوں 5:3-7؛ کلسیوں 3:5،8،18؛ طِطس 1:16؛ ۲۔ پطرس 2:10-14؛ 17-19؛ یہوداہ 15-16؛ 20-25؛ مرقس 7:20-23؛ یعقوب 3:2-18؛ رومیوں 1:21-32؛ رومیوں 2:1-11، 21-29؛ زبور 14:3؛ 66:18؛ 140:1-1- یرمیاہ 17:9؛ پیدائش 6:5-6؛ متی 23:25-28؛ حزقی ایل 16:30، 47-52 امثال 17:15؛ ۲۔ کرنتھیوں 7:1

ا۔ خدا کے کچھ معیار: 5:41-44;7:1-5;6:33;12:46-50 لوقا 6:27-46؛ ملاکی 3:10؛ خروج 20:8-9؛ گلتیوں 5:22-23

طِطس 3:2؛ فلپیوں 2:5،14؛ 4:11؛ ا۔ تھسلنیکیوں 5:18؛ ا۔ تیمتھیس 2:8-9؛ ا۔ پطرس 3:2-4

۲۔ گناہوں کی فہرست بنانے میں مدد کے لئے:

☆ وہ تمام چیزیں جن کو خدا سے بڑھ کر پیار کیا۔ (مثلاً، میرے کام، میرا خاندان، چھوٹے چھوٹے لطف، میرا پیسہ، جائیداد، عزت وغیرہ)۔

☆ پھر بڑبڑانا، بغاوت بھری فطرت، اس کی مرضی ماننے میں تحمل نہ کرنا)

☆ ہر طرح سے اپنی ذات کو سامنے رکھنا، خودغرضی، خود پر رحم، خودرائی ہونا وغیرہ۔

☆ دنیا کے رنگ میں کسی بھی انداز میں رنگے ہونا۔

☆ میرے پڑوسی کے برخلاف کسی بھی قسم کے گناہ (جیسے تنقید، غصہ، دھوکہ دہی، غلط رویہ، معاف نہ کرنے والی روح اس کے گھر اور جیون ساتھی کا لالچ وغیرہ۔

☆ وہ سب جو میرے گھر والوں، کام کے ساتھیوں، کلیسیاؤں، دوستوں، دشمنوں کے برخلاف دُرست ہونے والا ہو۔ ایک ایک بات کو بحال کریں۔

☆ رُوحوں کو جیتنے میں ناکام رہنے کی معافی مانگیں۔

۲۔ روح القدس کی راہنمائی میں دعائیہ انداز میں بہت غور سے گناہوں سے توبہ کریں۔

اپنے گناہوں کو جاننے کے لئے ان حوالہ جات کا مطالعہ بہت غور سے کرتے رہیں جب تک کہ گُناہ کی شدت کا احساس نہ جاگے، گناہ کی سنگینی کا پتہ نہ چل جائے، حتیٰ کہ

اس کی گہرائیاں واضح ہوں اور خدا پرستی کا غم حقیقی توبہ پیدا کردے۔

۱۔ خدا کو میرے گناہ کی کیا قیمت چکانی پڑی:
متی 46-28,26:27,67,42,39-37:26؛
لوقا 64-63,44-22:22؛ مرقس 36-33:14؛
یوحنا 37,34,28,5,3-1:19;33:11؛
یسعیاہ 12,5,3-2:53؛ نوحہ 19-16:3؛ زکریا 13-12:11

۲۔ گناہ پر ندامت:
زبور: 9,4,2:102,5-3:69,5-4:55,4-3
51,4:41,12:40,18-17,10-1:38,18:3
4,19,9:31,11:25,7-2:6؛ ایوب 4:40;6-5:42 لوقا
19-18:15,13:18؛ یسعیاہ 8-5:6؛ یرمیاہ 13:29

۳۔ رُوح القدُس کی ہدایت اور راہنمائی میں اپنی فہرست بنائیے کہ آپ سب کیا کریں گے تا کہ گناہوں سے معافی مانگ کر بحالی کرائیں۔ ا۔ تھسلنیکیوں 3:4

۴۔ خُدا کی فتح مند زندگی حاصل کرنے کے لئے: خُدا نے جس زندگی کا وعدہ کیا ہے اُس کو اپنی زندگی میں حاصل کرنے کی کوشش کریں: ا۔تھسل 4:3 (اُس کی مرضی) 7:4 (اُس کی ہلاہٹ) 24-23:5 (اُسکے کام) ا۔پطرس 16-15:1 (اُس کے احکامات) زبور 10;51، گلتیوں 20;2,22;5؛ افسیوں 27-26:5؛ (شرارت) رومیوں 37:8 ۲۔ کرنتھیوں 14:2، ا۔یوحنا 38:8، حزقی ایل 27-25:36

۵۔ خُدا سے مُعافی اور دِل کی صفائی کے طلبگار ہوں: تمام گناہوں کو نام بنام خُدا کے حضور رکھیں اور توبہ کریں اور دِل سے بحالی مانگیں۔

۶۔ درج ذیل حوالہ جات کو غور سے پڑھیئے تا کہ مکمل ہونے اور معافی کے لئے ایمان حاصل کرسکیں۔ ان حوالہ جات پر بھروسہ کرتے ہوئے معافی قبول کریں، دِل کی صفائی ہوگی اور ایمان کے وسیلے روح القدس سے معمور ہوتے جایئے۔ گلتیوں 14:3۔ یوحنا 24-16:3 اِفسیوں 8:2؛ اعمال 32:5؛ لوقا 13-1:11۔ بار بار ان حوالہ جات کا مطالعہ کیجئے اور ایمان میں بڑھتے جایئے۔ اگر ایمان نہ بڑھے تو دوبارہ فہرست پر غور کیجئے۔
مزید حوالہ جات: ا۔یوحنا 9:1؛ حزقی ایل 27-25:36؛ رومیوں 39-26:8, 4-1:8؛ ا۔تیمتھیس 5:4؛ ططس 7:4:3؛ ا۔کرنتھیوں 11:6, 57:15؛ یوحنا 36:8, 11:8، ۲۔تیمتھیس 21:2؛ یہوداہ 1:1، ا۔تھیسلنیکیوں 24-23:5؛ عبرانیوں 18-10:10۔

۷۔ فتح مند زندگی کے لئے حوالہ جات: اُس میں پیوست ہوجایئے یعنی اُس کے کلام میں پیوست ہوجایئے کیونکہ فتح مند زندگی آپ کی منتظر ہے: ۲۔تواریخ 15:20؛ یرمیاہ 10-4:1؛ یوحنا 5:2؛ گلتیوں 20:2,1:5، رومیوں 11:6, عبرانیوں 12-11:6,39-38:10، کو بھی یاد رکھیئے۔ ا۔یوحنا 7:1۔
آمین

دُعا میں جنگ کے وقت مسیح کے ساتھ ہونا

(With Christ In The Prayer Battle)

متّی کی انجیل (26: 36۔46) میں ہم گتسمنی کے بہت ہی حساس لمحہ کے بارے میں پڑھتے ہَیں جب خُداوند یسوع مسیح اپنی زندگی کی بڑی لڑائیوں میں سے ایک کا آغاز کرتے ہَیں۔ وہ اپنے شاگردوں کو اپنے ساتھ گتسمنی جانے کیلئے مدعُو کرتے ہَیں اَور پھر جب وہ دُعا کرنے کو جاتے ہَیں تو اُن میں سے تین کو اپنے ساتھ جانے کیلئے مدعُو کرتے ہَیں۔ اُس نے اُنہیں فقط کہا کہ ''جاگو اَور دُعا کرو۔'' خاص طور پر اپنے خُداوند کے دِل کی گہرائی کو سُنیں جیسا کہ ہم پڑھتے ہَیں:

''اُس وقت یِسُوع اُنکے ساتھ گتسِمَنی نام ایک جگہ میں آیا اَور اپنے شاگردوں سے کہا یہیں بیٹھے رہنا جب تک کہ مَیں وہاں جا کر دُعا کروں۔ اَور پطرسؔ اَور زبدیؔ کے دونوں بیٹوں کو ساتھ لیکر غمگین اَور بیقرار ہُونے لگا۔ (36۔37 آیت)

کیا آپ یِسوع کے ساتھ دُعا میں اِس حد تک رہے ہَیں؟ کیا کبھی کوئی اِیسا لمحہ آیا جب آپ جانتے ہوں کہ خُدا کے دِل میں کیا ہے، اَور یہ بھی کہ آپ کس چیز کا سامنا کر رہے تھے، نا صرف درد کا بلکہ اُس دائمی تبدیلی کا جو آپکی دعا کے وسیلہ سے عمل پذیر ہوگا؟ جیسے ہی آپ نے دُعا کرنا شروع کی آپ غم سے اَور بڑی گھبراہٹ سے بھر گئے ہوں۔ ہمارے مُلک میں تب تک تبدیلی نہیں آئے گی جب تک کوئی اُسکا اپنا یسوع مسیح کے ساتھ اِسطرح کی دُعا کا تجربہ نہ کرے۔

''اُس وقت اُس نے اُن سے کہا میری جان نہایت غمگین ہَے۔ یہاں تک کہ مرنے کی نوبت پہنچ گئی ہَے۔ تُم یہاں ٹھہرو اَور میرے ساتھ جاگتے رہو۔'' (38 آیت) کون جہان کا بار اُٹھا سکتا ہَے، آپ یا خُداوند یِسُوع مسیح؟ بلا شُبہ خُداوند یِسُوع مسیح اُٹھا سکتا ہَے۔ اِس لئے میں نے اپنی کُتب میں سے ایک کا عنوان رکھا ہے ''یِسُوع کیساتھ دُعا میں تجربہ کرنا'' آپ دُعا کے طول وعرض کو نہیں سمجھ سکتے کہ یہ ایک قوم میں تبدیلی لے آئے گی جب تک خُدا کے ساتھ اِس قسم کی تعلق داری نہ ہو جائے۔ جب آپ دُعا کرنا شروع کرتے ہَیں تو اُس میں ایک لمحہ آتا ہَے کہ آپ صرف دیکھ رہے ہُوتے ہَیں جبکہ وہ (یِسُوع مسیح) آپ میں جہان کا بار اُٹھاتا ہَے۔

''پھر ذرا آگے بڑھا اَور مُنہ کے بل گِر کر یُوں دُعا کی کہ۔۔۔'' (39 آیت) بہت سے لوگ

مدح وستائش کرنا چاہتے ہَیں لیکن دُعا میں مُنہ کے بل گِرنا نہیں چاہتے۔ ایک وقت میں یہ ضروری ہوجاتا ہَے کہ آپ ساری مدح وستائش کو چھوڑیں اَور دُعا کرنا شروع کردیں خاص طور پر جب خُدا کے لوگ دُعائیہ گروپ میں بیٹھتے ہیں۔ مدح وستائش کبھی بھی دُعا کی یا توبہ کی متبادل نہیں ہوسکتی۔ توبہ خُدا کے لوگوں کی ایک بڑی ضرورت ہَے!

اگر خُدا کے لوگ توَبہ نہیں کرتے تو بیداری نہیں آتی۔ ابھی تک خُدا کے لوگوں کو توبہ کرنا نہیں سکھایا جاتا۔ میں کہوں گا کہ بائبل مُقدس میں 85 سے 90 فیصد خُدا کی تمام ہدایات خُدا کے لوگوں کو توَبہ کرنے کیلئے حُکم کے طور پر دی گئیں ہَیں نہ کہ کھوئے ہُوئے لوگوں کیلئے۔ ابھی تک خُدا کے لوگ ہراتوار چرچ آتے ہَیں اَورابھی تک یہ نہیں جانتے کہ خُدا نے اُنہیں توَبہ کرنے کیلئے تحکمانہ ہدایت کی ہَے۔ خُدا کی معموری کا تجربہ کرنے کیلئے توَبہ اولین شرط ہَے۔ خُدا کے لوگوں کیلئے یسوؔع نے کیا پیغام پہنچایا تھا؟ ''توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آگئی ہَے۔ (متی 17:4) خُدا کی مُکمل حضُوری اَورقُوت اَور معموری آپ کے نزدیک اِس بات کی مُنتظر ہَیں کہ آپ اُسے اپنالیں اَور حاصل کرلیں، لیکن وہ آپکی توبہ کی مُنتظر ہَیں۔

توبہ کے معنی ہَیں کہ آپ غلط سمت میں جارہے ہَیں اَور ضروری ہَے کہ آپ غلط سمت سے مُڑیں اَور خُدا کی طرف رُخ کریں۔ ہم میں بہت سے یہ محسوس کرتے ہَیں کہ ہم درست سمت میں جارہے ہیں کیونکہ ہم عبادت میں ہَیں۔ بائبل مُقدس میں خُدا کے لوگ زیادہ تر دورانِ عبادت یہاں تک کہ وہ بندگی کرتے ہُوئے بھی غلط سمت میں جارہے تھے۔ لیکن اُنہوں نے اپنی ضرورت کو کبھی تسلیم نہیں کیا اَور اِسی لئے وہ نیست و نابود ہُوئے۔ اِسرائیؔل، یہوداؔہ، یروشلیم، ہیکل تباہ و برباد ہُو گئے دیواریں ڈھا دی گئیں اَور خُدا کے لوگ ستر سالہ غلامی میں ڈالے گئے کیونکہ اُنہوں نے گُناہ کیا اَور کبھی یہ تسلیم نہیں کیا کہ اُنہیں توَبہ کرنیکی ضرورت ہَے۔ اُنہوں نے گُناہ کیا اَور اپنی توَبہ کی ضرورت کو نہ پہچانا۔ اِسی لئے پہلا لفظ جو خُدا کے بیٹے کے منہ سے اُسکے لوگوں کیلئے نکلا وہ ''توَبہ!'' تھا -- مُکمل حضوری اَور قُوت اَور خُدا کی بادشاہی منتظر تھیں کہ توَبہ کی جائے۔ کیا میں یہ کہہ سکتا ہُوں کہ مُجھے اَور آپ کو بھی وہی پیغام دِیا گیا ہَے؟ اگر آپ خُدا کی کامل حضوری اَور قوت و قُدرت اَور فعاّلیت کے کامل اندازہ کا تجربہ نہیں کررہے تو یہ اِس لئے نہیں

کیونکہ وہ اِس میں حاضرنہیں بلکہ اِسکی وجہ یہ ہے کہ ہم وہ عہدو پیمان نہیں کر رہے کہ اُس کا (یسُوعؔ مسیح) تجربہ توبہ کے ذریعہ سے کریں۔

شاگرد نیند کی حالت میں

''پھر ذرا آگے بڑھا اَور مُنہ کے بل گِر کر یُوں دُعا کی کہ اَے میرے باپ! اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مُجھ سے ٹل جائے۔ تَو بھی نہ جیَسا مَیں چاہتا ہُوں بلکہ جیَسا تُو چاہتا ہَے وَیسا ہی ہُو۔ پھر شاگردوں کے پاس آکر اُنکو سوتے پایا اَور پطرسؔ سے کہا کیاتُم میرے ساتھ ایک گھڑی بھی نہ جاگ سکے ؟۔ جاگو اَور دُعا کروتا کہ آزمائش میں نہ پڑو۔ رُوح تو مُستعد ہَے مگر جسم کمزور ہَے۔ پھر دوبارہ اُس نے جا کر یوں دُعا کی کہ اَے میرے باپ!اگر یہ میرے پئِے بغَیر نہیں ٹل سکتا تو تیری مرضی پوری ہُو۔''

''اَور آکر پھر اُنہیں سوتے پایا کیونکہ اُن کی آنکھیں نیند سے بھری تھیں۔اَور اُنکو چھوڑ کر پِھر چلا گیااَور پھر وہی بات کہہ کر تیسری بار دُعا کی۔ تب شاگردوں کے پاس آکر اُن سے کہا اَب سوتے رہو اَور آرام کرو دیکھو وقت آپہُنچا ہے اَور ابنِ آدم گنہگاروں کے حوالہ کیا جاتا ہَے۔''(39-45 آیات)

خُدا کے الٰہی مقصداَور منصوبے کے مُطابق یسُوعؔ مسیح دُعا کے مُقدس لمحہ کیلئے پطرسؔ، یعقوبؔ اَور یوحنؔا کو اپنے ساتھ جانے کیلئے مدعُو کرتے ہَیں۔اِسی طرح جب وہ اُس پہاڑ پر گیا جہاں اُس کی صورت بدل گئی اُس نے اِن تین کا چناوٗ کیا کہ اُس کے ساتھ جائیں۔صحیفہ بیان کرتا ہَے کہ وہ موسؔیٰ اَور ایلیاؔہ سے مِلا اَور وہ''اُسکے اِنتقال کا ذکر کرتے تھے جو یروشلیمؔ میں واقع ہونے کوتھا۔''(لُوقا9:30-31)

وہ یروشلؔم میں اپنی موت کے وسیلہ سے ساری دُنیا کو آزاد کرنے والا تھا اَور وہ آپس میں اِس خلاصی کے بارے میں بات کر رہے تھے جو کہ اُس کے وسیلہ سے مُکمل ہُونے کوتھی۔ یسُوعؔ مسیح اپنے ساتھ جانے کیلئے تین شاگردوں کو مدعُو کرتا ہَے اَور اُنہوں نے اُس گھڑی کی شدت کے بارے میں کُچھ تجربہ کیا اَور کُچھ دُعا کی اہمیت کے بارے میں اَور کُچھ اِس بارے میں کہ جب خُدا کا بچہ دُعا کرتا ہَے تو آسمان اَور زمین ایک دوسرے کے قریب آنے کے پابند ہو جاتے ہیں اَور تاریخ اُس لمحہ کے ساتھ پابند ہو جاتی ہَے۔

خُدا کینیڈا کے شہر سسکاٹونؔ میں آیا

کینیڈا کے شہر سسکاٹون میں خُدا کی حضُوری اَور قُدرت نازل ہُونے سے دو سال قبل خُدا نے مجھے اِس میں جانے کی اجازت دِی۔ میں دُعا کیلئے ساتھی پادریوں اَور دوسروں سے مِلا اَور جیسے ہی ہم نے دُعا کی میں نے تجربہ کیا کہ اُس نے میرے دِل میں کام کرتے ہُوئے میرے دِل میں پائے جانے والے گناہ کی نشاندہی کی اَور اُسے ترک کرنے کیلئے خُدا سے مدد اَور معافی مانگنے کو کہا۔ یہ تجربات کئی ہفتوں تک جاری رہے جو اس قدر حقیقی اَور معنی خیز تھے کہ میں بھاگتا ہُوا اپنے چرچ گیا جہاں میں خدمت کر رہا تھا اَور اِس حقیقت کو کلیسیاء میں بیان کیا۔ کلیسیا ایسا کرنے کے بعد پاک صاف اَور بحال ہُونا شروع ہوگئی اَور پھر اُنہیں خُدا کی مرضی اَور ارادے معلوم ہونا شروع ہوگئے۔

پھر وہ لمحہ آیا کہ جب بِل میک لیوڈؔ (Bill McLeod) نے مجھے بلایا اَور کہا ’ہینریؔ! مجھے ایسا لگتا ہے کہ یہ سب کچھ ہماری دعاؤں کا جواب ہے جو ہم عرصہ ءدراز سے کر رہے تھے‘‘ اِس کے چرچ میں دو ڈیکن تھے جن کی آپس میں دو سال سے بات چیت نہیں تھی۔

گزری رات اُن میں سے ایک نے احساسِ گناہ کے تحت سر نیچا کیئے ہوئے خُدا سے مُلاقات کیلئے چرچ کے سامنے کی جانب سے جانے کیلئے اپنے راستے کا آغاز کیا۔ تھوڑا بہت وہ جانتا تھا کہ آڈیٹوریم (سماعت خانہ) کی دوسری جانب سے اُس کا بھائی اُسی احساسِ گناہ کے تحت چرچ کے سامنے کیطرف سے جانے کیلئے اپنا راستہ بنا رہا تھا۔ جب وہ وہاں پہنچے اُنہیں احساس ہوا کہ وہ وہاں اکھٹے تھے اَور ساری کلیسیا کے سامنے تھے جو کہ اُنکی ایک دوسرے کے ساتھ مخالفت کی وجہ کو جانتی تھی وہ ایک دوسرے کے گلے لگے اَور روئے اَور توبہ کی اور اپنے رشتے کو بحال کیا۔

بِلؔ صاحب نے مجھے بتایا کہ جب یہ واقعہ ہُوا اُسی دوران اچانک ایک نوعمر لڑکی آڈیٹوریم کی ایک جانب سے اُٹھ کھڑی ہوئی اَور اُس کی ماں دوسری جانب سے، ماں نے بیٹی کو پُکارا ’’آہ، مجھے معاف کر دو؛ میں وہ ماں نہیں بن پائی جیسا مجھے ہونا چاہئے تھا‘‘ اَور لڑکی نے جواب دِیا ’’آہ، میں وہ بیٹی نہیں بن پائی جیسے مجھے ہونا چاہئے تھا۔‘‘ وہ آڈیٹوریم کی ایک جانب سے دوسری جانب دوڑیں اَور ایک دوسرے کے گلے لگ گئیں۔ خُدا نے اُس کلیسیاء کو چھُوا وہ عبادت کئی گھنٹوں تک جاری رہی۔

خُدا نے سسکاٹونؔ کے پورے شہر کو چھُوا۔ پورے شہر

پر خُدا کی رُوح پُر زور طور پر مسلسل ساڑھے سات ہفتوں تک چھائی رہی۔کلیسیاؤں نے اچانک توبہ کرنا شروع کردی اَور خُدا کی طرف پھرے۔ کئی سالوں تک خُدا کی حضوری اَور قوت اُن لوگوں پر ٹھہری رہی جنہیں خُدا نے چھُوا تھا۔اُس شہر میں میں نے اپنی خدمت کا آغاز چھوٹی سی کلیسیا سے کیا جو دس افراد پر مشتمل تھی۔ وہ لوگ کلیسیائی حالت کی وجہ سے اتنے بددل ہو چکے تھے کہ وہ کلیسیا ختم کرنا چاہتے تھے لیکن بعد میں جب خُدا کی حضُوری اَور قُوت نے اُن کی زِندگی کو چھُوا تو میرے وہاں ہُوتے ہُوئے اُنہوں نے 38 نئ کلیسیاؤں کا آغاز کیا۔ اُنکی کلیسیائی تاریخ میں اِس سے قبل اتنی بڑی تبدیلی نہیں آئی تھی سن 1920 کے آخر تک وہاں کوئی نئ کلیسیا نہ بنی تھی۔اَب ہم نے نئ کلیسیاؤں کے خادمین کی حصولی کیلئے دُعا کرنا شروع کی۔وہاں کی کلیسیائیں کبھی جامعہ میں کلام کی خدمت کے لئے نہیں گئیں تھیں لیکن جامعات میں جا کر 180 طلباء کی رُوح کو بچایا اَور بپتسمہ دِیا۔ وہاں کلیسیاؤں میں کبھی بھی کسی فرد نے خودکو کلام کی خدمت کے لئے خودکو پیش نہیں کیا تھا لیکن اَب 100 سے زائد افراد نے خود کو کلام کی خدمت کے لئے پیش کیا۔ ہم نے اپنی کلیسیاء میں الٰہیات کے کالج کا آغاز کیا تاکہ اُنہیں تربیت دیں جنہیں خُدا خدمت میں بلانا چاہتا تھا۔ ہمارے پاس اُس اسکول کے ذریعہ 480 سے زائد لوگ آئے اَور اِس دِن تک وہ کینیڈا کی قوم میں اَور دُنیا بھر کے لوگوں کی زندگیوں پر اثر کر رہے ہیں۔خُدا کے وسیع طور پر چھُونے کے باعث میرے چار بیٹوں نے محسوس کیا کہ اُنہیں خدمت کیلئے بلایا گیا ہَے۔

غیر معمولی دُعا کے ذریعہ بیداری کا مقدم ہُونا

الٰہی انتظام میں رُوح کی بھرپوری ہُوتی ہے۔ گتسمنی میں یسوعؔ مسیح جانتا تھا کہ وہ گھڑی آ پہنچی اَور وہ نہیں چاہتا تھا کہ اُس کے شاگرد اِس غیر معمولی لمحہ کو کھودیں۔ جیسا کہ آپ بائبل کی تاریخ میں پڑھتے ہَیں ایسا لگتا ہَے کہ عظیم اَور قوی بیداری کیلئے خُدا کا لمحہ ہمیشہ غیر معمولی دُعا کے ذریعہ اقدام کے ہمراہ ہی آتا ہَے۔خُدا اپنے لوگوں کو بلانے کے لئے ایسا کام کرتا ہے جن کی اُنہیں اُمید نہیں ہوتی۔ یسوعؔ جانتا تھا کہ اُس کے شاگرد خُدا کے لوگوں کا ایسا جوہر ہونگے جنہیں خُدا باپ پوری رُومی سَلطنت کو چھُونے اَور تبدیل کرنے کیلئے استعمال کرنا چاہتا تھا۔

جب خُدا کے دِل پر بوجھ ہَے تو وہ یہ بوجھ اپنے ہی دِل پر رکھتا ہے۔ بلاشبہ گتسمنی کی گھڑی خُدا باپ کی طرف سے تھی۔صدیوں سے خُدا باپ اِس لمحہ کی منصوبہ بندی

کر رہا تھا۔ یہ وہ لمحہ تھا جس میں خُدا باپ نے خود مسیح میں ہوکر پوری دُنیا کا اپنے ساتھ میل ملاپ کیا۔ اِس میں بہت کچھ داؤ پر لگا ہوا تھا کہ خُدا باپ کا بیٹا کیسے باپ کے دِل کو پڑھے اَور وہ بیٹے کی دُعا کے وقت میں ظاہر کیا گیا تھا۔ اِس قسم کی دُعا غیر معمولی دُعا ہے۔ یسُوعؔ ان تین شاگردوں کو اعلان کر رہا تھا" میری جان نہایت غمگین ہے۔ یہاں تک کہ مرنے کی نوبت پہنچ گئی ہے۔" (متی 26 : 38) اُنہوں نے اُسے جانکنی (رُوحانی اذیت) کی حالت میں دیکھا اَور مُقدس لُوقا 22 : 44 میں بیان کرتا ہَے کہ اُس کے ماتھے سے جو پسینہ ٹپکتا تھا وہ گویا خون کی بڑی بڑی بوندیں تھیں۔ "پھر وہ سخت پریشانی میں مُبتلا ہُوکر اَور بھی دِلسوزی سے دُعا کرنے لگا اَور اُس کا پسینہ گویا خُون کی بڑی بڑی بُوندیں ہو کر زمین پر ٹپکتا تھا۔" (لُوقا 22 : 44)

کیا آپ جانتے ہَیں کہ کیوں ہمارے مُلک میں بیداری نہیں ہَے؟ کیونکہ ہمارے پاس بیداری والی دُعائیں نہیں ہَے۔ ہم اِس بات سے مُطمئن ہَیں کہ گُناہ کو حُکمرانی کرنے دیں اَور پھر خُدا سے شکایت کرتے ہَیں کہ گناہ کتنا بھیانک ہَے۔ خُدا کہتا ہَے کہ اگر آپ دُعا میں ایک گھنٹہ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں تو پھر آپ اپنی اِس حالت کو تبدیل کر سکتے ہَیں۔ لیکن یہ عام دُعا کرنا نہیں ہے۔ کیا آپ چاہیں گے کہ خُدا آپ کو دُعا کی ایک اَور سطح پر لے جائے؟ خُدا آپ کو اِس دُعا کے دوران اپنے بیٹے یسُوعؔ کے ساتھ مُتحد کرے گا اَور آپ اُس گھڑی میں اُسی کا ہر لفظ سُنیں گے اَور اُس کا ہر اقدام دیکھیں گے اَور وہ آپکو کہے گا" کیا تُم میرے ساتھ ایک گھنٹہ بھی نہیں جاگ سکتے؟"

گہرائی میں موازنہ

زبور 78:9-11 اُن المناک صحائف میں سے ایک ہے جس میں ایسے گروہ کے بارے میں بیان کیا گیا ہے جو خُدا کے لوگوں کا حصّہ ہَیں۔ یہ خُدا کے انتخاب کا ایک اَور لمحہ ہَے۔ خُدا جانتا تھا کہ اُس کے لوگ دُشمن سے ناقابلِ اعتماد لڑائیوں کا سامنا کریں گے۔ لہٰذا اُس نے افرائیمؔ کو بُلایا جو خُدا کے لوگوں کا ایک حصّہ تھا اَور اُنہیں جنگ کیلئے مسلّح کیا۔ لیکن اِس المناک واقع اَور اُسکی وجوہات پر غور کریں "بنی اِفرائیمؔ مُسلّح ہو کر اَور کمانیں رکھتے ہُوئے لڑائی کے دِن پھِر گئے۔" لیکن یہاں پر تین وجوہات ہَیں کہ کیوں اُنہوں نے اپنے ساتھیوں کو چھوڑ دِیا اَور کیوں تنازع ترک کیا: "اُنہوں نے خُدا کے عہد کو قائم نہ

رکھّا اَور اُسکی شریعت پر چلنے سے اِنکار کیا اَور اُسکے کاموں کو اَور اُس کے عجائب کو جو اُس نے اُنکو دِکھائے تھے بھول گئیے۔''

خُدا نے اُنہیں اچھی طرح سے لیس کیا تھا اَور اُنہوں نے خُدا کے ساز و سامان کو قبول کرنے سے اِنکار کر دِیا۔اَور اِس طرح اگر چہ وہ پورے طور پر جنگ کیلئے لیس ، مُسلّح اَور کمانیں رکھے ہوئے تھےلیکن جب جنگ آئی تو اُنکے دِل تیار نہیں تھے۔اُنکے دِلوں نے اُنکو واپس پھیر دِیا۔جہاں اُنہیں ہُونا چاہئے تھا وہاں ایک خلاء کو چھوڑ دِیا اَور بھروسہ کرنے والے ساتھیوں پر اضافی کشیدگی ڈالی۔خُدا کے دوسرے لوگوں کو کمی کو پورا کرنا پڑا۔

اُنہوں نے عہد کو برقرار نہیں رکھا اَور وہ بھول گئے کہ اُنکا چُناؤ خُدا کی طرف سے تھا۔انکا بلاوا خُدا کی طرف سے تھا اَور اُنکا لیس کیا جانا خُدا کی طرف سے تھا کہ وہ خُدا کے وقت میں خُدا کے لوگ ہُوں۔کیا خُدا نے جان لیا کہ جدوجہد کے لمحات اَور دُشمن کے ساتھ جنگ ہوگی؟ وہ جانتا تھا۔کیا اُس نے معقول سہولت مہیا کی؟ ہاں اُس نے ایسا کیا۔لیکن اُنہوں نے خُدا کے دیئے گئے حُکم کے مُطابق خود کو قابو میں نہ رکھا۔

اُنہوں نے خُدا کے مقرر کردہ راستے اَور قوانین پر چلنے سے اِنکار کر دیا۔اگر وہ پڑھ لیتے کہ خُدا نے اُنکے لئے کیا مُہیا کیا تھا اَور اُس پر چلتے تو وہ جنگ کیلئے تیار ہو جاتے لیکن اُنہوں نے اپنے صحائف کو کبھی نہیں پڑھا اِس لئے وہ کُلّی طور پر خُدا کی مرضی سے ناواقف رہے۔

میں نے اکثر پادریوں کے اجلاس میں اُن سے پوچھا '' آپ میں سے کتنے لوگ اِرشادِ اعظم کو مانتے ہَیں؟'' (متّی 28: 19-20) اُن سب نے اپنے ہاتھ اُوپر اُٹھائے۔پھر میں نے دوسرا سوال پوچھا '' اگر آپ اِرشادِ اعظم میں یقین رکھتے ہَیں تو پھر آپ میں سے کتنے ہَیں جنہوں نے باقاعدہ طور پر اُن تمام چیزوں کی فہرست بنائی ہے جنکا یسوعؑ نے حُکم دِیا ہَے اور خُدا کے لوگوں کو منظّم طریقے سے سکھایا ہَے کہ کس طرح سے اُن تمام چیزوں کو عمل میں لائیں جن کا مسیح نے حکم دیا ہَے؟'' بیس سالوں سے پادریوں کے درمیان اِس سوال سے مُتعلق مجھے صرف ایک پادری ملا جس نے کبھی اِیسا ہی کیا۔

میرا اگلا اظہارِ بیان ہَے ''قطعِ نظر'' اس کے کہ جو آپ کہتے ہَیں آپ کو اِرشادِ اعظم پر یقین نہیں ہے۔آپ نے ارشادِ اعظم کو تبدیل کر دیا ہے کہ وہ یہ ہے کہ شاگرد

بناؤ اَور اُنہیں بپتسمہ دو۔'' ارشادِ اعظم کیلئے سب سے بڑا واحد پہلو تیسرے بیان میں آتا ہے: ''۔اُنکو یہ تعلیم دو کہ اُن سب باتوں پر عمل کریں جنکا مَیں نے تُم کو حُکم دِیا۔'' یہ وہی ہے جو آپ اعمال دوسرے باب میں دیکھتے ہَیں۔ نئے اِیماندار ''اَور یہ رسولوں سے تعلیم پانے اَور رفاقت رکھنے میں اَور روٹی توڑنے اَور دُعا کرنے میں مشغول رہے۔'' (اعمال 42:2) کیا آپ جانتے ہَیں کیوں ابتدائی کلیسیا نے نئے اِیمانداروں کے ساتھ رومی سلطنت کو یکسر تبدیل کر دیا۔ اُنہوں نے روزانہ رسولوں سے تعلیم پانے کو جاری رکھا کہ وہ اُنہیں طریقہ سکھائیں کہ کس طرح سب باتوں پر عمل کریں جنکا حُکم مسیح نے دیا۔

زیادہ تر خُدا کے لوگ شاید ہفتہ میں صرف ایک بار اتوار کی صُبح عبادت میں شرکت کرتے ہَیں اَور وہ محسوس کرتے ہَیں کہ کیسے تعلیم کے بغیر عملی طور پر یسوعؑ کے مناسب شاگرد ہُو سکتے ہَیں۔ شاید چند لوگ دُعائیہ عبادت پر جاتے ہَیں لیکن جہاں تک میں جانتا ہُوں کہ بزرگ پادری اَور ڈیکن حضرات دعائیہ عبادتوں میں نہیں جاتے۔ اَور زیادہ تر لوگ گرجا گھر بھی نہیں جاتے جب کلیسیا کی حالت ایسی ہو تو پھر آپ کیسے لوگوں کے درمیان پیشوا ہو سکتے ہَیں جب خُدا کے لوگ خُدا کی حضوری میں شفاعت کیلئے اکٹھے ہُوں تو آپ دُعائیہ عبادت سے غیر حاضر ہُوں؟ ہمیں تَوبہ کرنے کی ضرورت ہَے! ہم غلط سمت میں جا رہے ہَیں۔

ہم اِیمان عزیزو! ہم رُوح اُلقدس سے بھرے ہوئے ہَیں، زندہ مسیح کی حضوری سے لیس ہَیں، اپنی زندگی میں خُدا کی معموری سے بھرے ہُوئے ہَیں، صحائف سے مُسلّح ہَیں اَور دُعا میں خُدا کے حضور آنے کا ایک موقع عطا کیا گیا ہَے جو کہ ایک اَور جنگی ہتھیار ہَے اَور اُس نے اپنے لوگوں کو ہمارے اِردگرد ہماری خاطر رکھا ہے۔ فی الواقع اگر چہ ہم مُسلّح ہَیں اَور کمانیں رکھے ہوئے ہَیں ہم اِس جنگ کے دِن میں واپسی کا رُخ کر رہے ہَیں۔ اِس جنگ میں اِس قسم کی شمولیت کیساتھ جیتنے کا کوئی امکان نہیں ہَے۔ ہم نے اپنے بھائیوں کو جنگ میں چھوڑ کر تنہا کر دیا ہے تا کہ وہ جنگ آپ ہی لڑیں۔

شمولیت کا طریقِ عمل

روحانی جنگ میں شمولیت کے بارے میں آپ کو کچھ عملی مثالیں دینا چاہتا ہوں۔ خُدا کئی طریقوں سے آپ کو روحانی جنگ کرنے کے لئے بُلاتا ہے جن میں سے ایک عبادت کرنا ہے۔ ہماری عبادت کے آغاز میں

ہمارے پاس دُعا مانگنے کا کافی وقت ہوتا ہے جب ہمارا پادری دُعا مانگنے کی اجازت دیتے ہوئے یوں کہتا ہے کہ اگر آپ کے دِل میں کوئی دُعا کے لئے بوجھ ہے تو آپ سامنے آئیں ۔ اِس پر کئی لوگ الطار پر جمع ہو جاتے ہَیں ۔

ایک اتوار عبادت کے دوران ایک نوجوان لڑکا پادری صاحب کی الطار کے پاس دُعا کیلئے آنے کی دعوت کے دوران پریشان حال ہونے کے باعث زمین پر گر پڑا۔ اُس وقت خُدا نے مجھ سے کہا ''ہینری! تم اِس جنگ میں شامل کیوں نہیں ہو جاتے؟ ہمیں اِس جنگ سے لاتعلق نہیں رہنا چاہیئے اَور یوں نہیں کہنا چاہیئے کہ میرا اِس سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اِسی لئے میں فوراً گھٹنوں کے بل اُسکے ساتھ دُعا میں ہوگیا۔ ابھی میرے منہ سے دُعا میں صرف تین الفاظ ہی نکلے تھے تو اُس نوجوان لڑکے نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا'' ڈاکٹر بلیک ایسے یہ آپ ہَیں!'' میں نے اُسے اپنا بوجھ بتانے کو کہا۔ ''اُس نے بتایا کہ وہ اِس ہفتے یونیورسٹی کی تعلیم سے فارغ ہو رہا ہے اَور خُدا اُسے اپنی خدمت کیلئے بُلا رہا ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں کیا کروں؟ میری خُدا سے التجا ہے کہ وہ کسی شخص کو بھیجے جو میری اس سلسلہ میں رہنمائی کرے۔ میرا خیال ہے کہ خُدا نے آپکو اس کام کے لئے میرے پاس بھیجا ہے!''

یہ روحانی جنگ تھی۔ داؤ پر کیا لگا ہوا تھا؟ بہتیروں کا روحانی مقصد۔ کیا خُدا چاہتا تھا کہ میں اُس کے ساتھ اِس جنگ میں شریک ہو جاؤں؟ کیا میں پچھلی نشست پر بیٹھا ہو یہ سوچتا کہ میں کیوں اِس شخص کی زندگی کے معاملات میں دخل دوں؟ میں اُسے نہیں جانتا تھا لیکن میں اَور وہ ایک ہی مسیحی خاندان کا حصہ ہَیں۔

ایک دوسرے اتوار گرجا گھر میں نشستوں کے درمیانی راستے کے پار ایک جواں عورت کو دیکھا جو آنسوؤں کے ساتھ رو رہی تھی۔ خُدا نے میرے دل میں ڈالا کہ میں اُس کے پاس جا کر اُسکی کچھ مدد کرسکوں میں نے اُس کے پاس جا کر اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اُس کا حال دریافت کرتے ہوئے اُس سے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے دِل میں کوئی بڑا بوجھ ہے۔ اُس نے مجھے جواباً بتایا کہ

آج میرے شوہر کی پہلی برسی ہے اَور میں اِس غم پر قابو نہیں پا رہی۔ میں نے اُسے کہا کہ آپ محسوس کرتی ہَیں کہ آپ غم و دکھ کی غلامی میں ہَیں؟ اُس نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے کہا کہ میں پورا سال دُکھ اَور غم کی غلامی میں رہی ہوں اَور مجھے معلوم نہیں کہ میں کس طرح غالب آؤں۔

میں وہاں خُدا کی طرف سے کُلّی طور پر مُسلّح تھا۔ میں نے کہا'' کیا آپ چاہتی ہَیں کہ میں دُعا کروں؟'' (اگر آپ یہ محسوس کرتے ہَیں کہ آپ کو معلوم نہیں کہ کیسے دُعا کرنی ہَے تو پھر رومیوں کا خط پڑھئے، رومیوں 8 : 26)''۔اِسی طرح رُوح بھی ہماری کمزوری میں مدد کرتا ہَے کیونکہ جس طور سے ہم کو دُعا کرنا چاہئے ہم نہیں جانتے مگر رُوح خود ایسی آہیں بھر بھر کر ہماری شفاعت کرتا ہَے جنکا بیان نہیں ہو سکتا۔'' اپنے دِل میں خاموشی سے میں نے کہا،'' اَے خُدا میں نہیں جانتا کہ کیسے دُعا کرنا ہَے۔ کیا تُو میری مدد کرے گا؟ لہٰذا میں نے دُعا مانگنا شروع کردی۔ رُوح اُلقدس کی مدد سے دُعا کرنے کا طریقہ یہی ہَے دُعا کرنا شروع کریں۔ رُوح اُلقدس تمہیں بتائے گا کہ کیا دُعا کرنی ہَے۔ اُس کے دِل اَور زِندگی میں دُعا کا اثر ہُوا۔ جب میں دُعا سے فارغ ہُوا تو اُس نے اپنی آنسو بھری آنکھوں سے مجھے دیکھا اَور کہا'' میں آزاد ہُوں! میں آزاد ہُوں!'' خُدا نے اُسے آزاد کر دِیا۔

میں جانتا ہوں کہ بڑے دِن (کرسمس) کے تہوار میں بیواؤں پر بہت مُشکل وقت ہُوتا ہَے۔ لہٰذا جب کرسمس آیا تو میں نے اُس کے کہا'' آپ کیسی ہَیں؟'' اُس نے مجھے دیکھا اَور کہا'' میں آزاد ہوں۔ یہ ایک شاندار کرسمس رہا ہے۔ مجھے میرا شوہر یاد ہے لیکن میں دُکھ اَور غم کی غلامی میں نہیں ہوں۔ میں آزاد ہوں!''

مزید مثالیں

امریکہ کی ایک ریاست بنام ٹیکساس کی ایک کلیسیا نے مجھے مدعو کیا تاکہ میں اُنہیں خُدا کے کاموں اَور اُسکی حضوری کو پہچاننا سیکھاؤں۔ لہٰذا ایک اتوار کی صبح میں پیغام دے رہا تھا اَور میں یہ دیکھنے کیلئے ہمیشہ دعوت دیتاہوں کہ خُدا کیا کرسکتاہے تاکہ میں خُدا کے ساتھ اُس میں شامل ہو جاؤں۔ میں نے ایک چھوٹی سی دس سالہ لڑکی کو پیچھے کی جانب سے آگے آتے اَور دُعا کیلئے گُھٹنے ٹیکتے دیکھا۔ لیکن کوئی بھی شخص اُس کے ساتھ دُعا مانگنے کے لئے نہیں آیا۔ میں اُس بات پر بہت پریشان ہُوا اَور میں چبوترا چھوڑ کر اُس چھوٹی سی لڑکی کے پاس آکر گھٹنے ٹیک لئے۔ اَور یہ واضح تھا کہ وہ اپنے کھوئے ہوئے دوست کیلئے دُعا کر رہی تھی۔ میں نے اُس کی طرف اشارہ کیا اَور کہا'' تمہیں جاننے کی ضرورت ہے کہ یہ صبح خُدا کی حضوری میں شاندار وقت ہَے۔ اُس نے تمہاری التجا کو سُنا ہَے اَور تم اِس بات پر تکیہ کرسکتی ہو کہ تمہاری دوست کو بچایا جا رہا ہے۔'' میں یہ کہہ سکتا ہوں کیونکہ بائبل مُقدس ایسا کہتی ہَے۔ اتوار کی رات

میں نے دوبارہ پیغام دِیا اَور دعوت دی۔ وہی چھوٹی لڑکی چرچ کی نشستوں کے درمیان نیچے آئی لیکن اُس کے ساتھ ایک اَور بھی چھوٹی لڑکی تھی۔ میں اُس لڑکی کو جانتا تھا۔

کیا آپ خُدا کے ساتھ گرجا گھر کے الطار پر ہونے والی جنگ میں شامل ہو سکتے ہَیں؟ کیا یہ سب سے زیادہ خطرناک لمحہ نہیں ہو گا کہ اگر خُدا آپ کو اپنے بچے کے طور پر رُوحانی جنگ میں شامل ہو کر لوگوں کو گناہ کی غلامی سے رہائی دِلانے کے لئے ہتھیاروں سے لیس کرتا ہے۔ میں آپ میں سے کچھ مُقدم بالغوں سے براہ راست بات کرنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ ایک جوڑے کو اَلطار کی طرف مُتفقہ طور پر جاتے دیکھیں تو کیا آپ اُن میں شامل نہیں ہونگے؟ ہوسکتا ہے وہاں روحانی جنگ چل رہی ہو۔ یہ نا کہیں، ''بزرگوں (ڈیکن یا پادری صاحب) کو جانا چاہیئے۔'' آپ کو جانا چاہیئے۔ جہاں کہیں بھی خُدا اپنی رُوحانی جنگ میں اپنے ساتھ شامل ہُونے کا موقع فراہم کرے آپ اُس میں ضرور شامل ہُوں کیونکہ اُس نے آپ کو فتح مندی کے لئے اپنے ہتھیاروں سے لیس کیا ہے۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ جب بھی میں کسی کے ساتھ دُعا کرتا ہوں کبھی کبھار روحانی جنگ غیظ وغضب کی لگتی ہَے لیکن وہاں فتح یابی حاصل ہُوتی ہے۔ دُشمن شیطان کو بھگا دِیا جاتا ہے اَور یہ کامیابی زندگیوں میں حاصل ہو گی۔ آپ ایسی روحانی جنگ میں ضرور شامل ہوں۔

ہوسکتا ہے کہ روحانی جنگ میں مدد کی ضرورت آپکے اپنے بچوں کو بھی ہو۔ جب میرے بچے جامعہ میں زیرِ تعلیم تھے تو ایک اتوار کے روز میں نے وہاں عبادت کروائی جس کے دوران میں نے لوگوں کو دُعا کے لئے آگے آنے کی دعوت دی تو میرا بیٹا جو عمر کے لحاظ سے بیٹوں میں دوسرے نمبر پر ہے سسکیوں کے ساتھ روتا ہوا سامنے آیا۔ اگرچہ اُس میں کافی ضبط پایا جاتا ہے لیکن وہ اُس وقت سسکیاں لے رہا تھا۔ میں یہ دیکھ کر اُس کے پاس گیا تو اُس نے مجھے بتایا کہ اُس کے علاوہ اَور بھی تین چار لڑکے ہَیں جو اُس کی طرح بوجھ تلے دبے ہوئے یہاں آئے ہیں۔ آپ اُن پر توجہ مرکوز کریں۔ میں نے اُسے کہا کہ آج میں ایسا نہیں کرسکتا۔ آج میں صرف تمہارے ساتھ وقت گذاروں گا۔ میں نے اُسے کہا مجھے نہیں معلوم تمہارے دل پر کیا بوجھ ہے لیکن پھر بھی میں تمہاری مدد کرسکتا ہُوں۔ پھر میں اُسے اپنے ساتھ اپنے دفتر لے گیا جہاں ہم دونوں نے دُعا مانگی۔ اُس نے دُعا میں خُدا کے سامنے اپنا دِل اُنڈیل دِیا اَور خُدا نے اُسے بوجھ سے رہائی دی۔ وہ ایسا وقت تھا جب وہ اپنے لئے

خُدا کے بُلاوے کے ساتھ جدوجہد کر رہا تھا۔
میں بہت خوش ہُوں کہ میں نے اُس وقت یہ نہیں کیا کہ یہ میری جنگ نہیں ہے اَور میں نے اُسے کسی اَور کے سپرد کر دِیا۔ میں خوش ہُوں کہ خُدا نے مجھے کہا'' ہینری تم اِس جنگ سے لاتعلق نہ ہو۔تم نے اپنے بیٹے کے لئے دُعا کی۔تم نے اُس کا خیال رکھا اَور اَب وہ اپنی باقی ماندہ زندگی میں روحانی جنگ میں رہے گا۔تم جنگ میں اُس کے ساتھ شامل ہو جاؤ تاکہ فتح مندی حاصل کرنے میں اُسکی مدد کرسکو۔ میرے دفتر میں دُعا کرنے کے بعد اُس نے خُدا کی طرف سے اپنا بلاوا قبول کیا۔ اَور دو سالہ بائبل کورس کرنے کے لئے ناروے ملک کی سیمنری میں چلا گیا۔ اُس کے بعد ناروے میں ہی وہ بطور پاسٹر خدمت کرنے لگا۔ میں موجود تھا جب میرے بچوں نے خُدا کے بلاوے کو محسوس کیا اَور میں شکرگزار ہوں کہ خُداوند نے مجھے مُسلّح کیا تاکہ جب میں ایک جنگ دیکھوں تو اُس میں شامل ہوسکوں اَور فتح مندی کو حاصل کروں۔

کیا آپ یِسُوعؔ کے ساتھ دُعا مانگنے کے لئے جائیں گے

آپ کو اپنی زِندگی میں خُدا کی طرف فیصلہ کن اقدام کرنے کی ضرورت ہوسکتی ہَے۔ آپ کو خُداوند کی دعوت پر اُسکے ساتھ گتسمنی کے مقام پر جانے کی ضرورت ہوسکتی ہَے۔شاید آپ اُسے یہ کہتے ہوئے سُنیں'' کیا آپ اُن میں سے ایک ہونگے جو میرے ساتھ جائے گا اَور جاگے گا؟ اگر میں آج کے دور میں آپکی قوم کا بوجھ اُٹھا کر جاگوں اَور دُعا کروں تو کیا آپ بھی میرے ساتھ مل کر ایسا کریں گے؟ وہ اب بھی اُن لوگوں کی تلاش میں ہے جو اُس کے ساتھ جائیں گے۔ کیا آپ اُن میں سے ایک ہو سکتے ہَیں اَور کیا آپ اُس کے سامنے گھٹنوں کے بل فیصلہ کن لمحہ میں اُس سے کہہ سکتے ہَیں'' خُداوند! میں آپ کے ساتھ جاؤں گا۔ میں اپنی جنگ کی اِس گھڑی میں لاتعلق نہیں ہوں گا۔ میں تیری فتوحات کو دیکھوں گا لیکن میں تیرے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔ میں اپنی دُعائیہ زِندگی میں وہاں نہیں رہنا چاہتا جہاں میں ہوں۔ میں خُداوند کے ساتھ دُعا میں گہری سطح چاہتا ہوں۔ جہاں میں تھا وہاں سے ہٹ کر وہاں ہونا چاہتا ہوں جہاں تو چاہتا ہے کہ میں ہوں۔

> اور میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اس بھیڑ خانہ کی نہیں مجھے ان کو بھی لانا ضرور ہے اور وہ میری آواز سنے گی اور پھر ایک ہی گلہ ہوگا اور ایک ہی چرواہا ہوگا (یوحنا 16:10)

”ایسی دعا جس سے بیداری شروع ہوتی ہے“

(Prayer That Begins Revival)

حوالہ:۔۔(نحمیاہ1: 1-11)

اٹھارہ سال کی عمر میں خدا نے مجھے گہرے طور پر چھوا اور دعا کے بارے میں مجھے زبردست سبق سکھایا ۔میں شکاگو جیسے شہر میں گیا جہاں میرا پہلا مسیحی خدمت کا کام تھا۔ میں اتوار کی دوپہر کک کاونٹی ہسپتال گیا جاتا جو اُس وقت دنیا کا پہلے درجے کا ہسپتال تھا۔

اُس خدمتی کام میں وہ مجھے یہ چیزیں کرنا ہوتی تھیں۔ مجھے ہر روز جلدی آ کر لابی میں کھڑا ہونا اور لوگوں کو انجیل کی منددی کی مخصوص آیات اور حوالوں سے خوش آمدید کہنا ہوتا تھا خدمت کا یہ حصہ مجھے پسند نہیں تھا۔ جب کوئی میری بات سننے سے انکار کرتا تھا تو میں بے عزتی محسوس کرتا کچھ عرصے کے بعد میں ہسپتال کے ایک ستون کے پیچھے جا کر چھپ جایا کرتا تھا اگر کسی کو مجھ سے کوئی کام ہوتا تو وہ مجھے تلاش کر لیتا تھا مگر خدمتی کام کا دوسرا حصہ مجھے پسند تھا جو یہ کہتا تھا کہ میں وارڈ میں جا کر اُن مریضوں سے بات کروں جس کو دیکھنے کوئی نہ آیا ہو اِس کام سے میں تازگی اور خوشی محسوس کرتا تھا۔

ایک اتوار میں اِسی طرح چھپ کر کھڑا تھا کہ لابی کی دوسری جانب ایک شخص کو دیکھا جس کے چہرے پر غیر معمولی نور تھا اُس شخص پر یہ چمک نہ صرف مجھ پر نمایاں تھی بلکہ دوسروں پر بھی نمایاں تھی ۔کیونکہ میں نے دیکھا کہ وہ لوگوں کو انجیلی مواد دیتے وقت یہ الفاظ کہتا تھا۔عزیز دوست خدا آپکو پیار کرتا ہے آپکی مدد کیلئے میرے پاس کچھ ہے اُس سے آپکی حوصلہ افزائی ہوگی ،عزیز دوست !اِس سے آپکو یسوع کے بارے میں پتہ چلتا ہے۔میں نے کبھی کسی کو اُس شخص کو انکار کرتے نہیں دیکھا۔ میں نے غور کیا کہ بہت سے لوگ رُک کر اُسے دیکھتے اور شکرگزاری کے ساتھ رسالہ لے کر جیب میں رکھ لیتے۔اور میں تعجب کرتا کہ اُس میں اور مجھ میں کیا فرق ہے؟ مجھے اس سوال کا جواب اس خدمتی کام کے آخری دن ملا۔ ہمارا سربراہ ہمیں ہسپتال کے دورے پر لے گیا اور دورے کے دوران اُس نے گذرگاہ پر دروزاہ کھولا جہاں کمرے کی دیوار میں سوراخ ایک تھا وہاں ایک میز ایک ٹائپ رائٹر، ایک ٹیلی فون اور ایک شمع دان تھا اور کونے میں سامان سے بھری ہوئی کرُسی جس پر سفید کپڑا اڈالا ہوا تھا۔ ہمارے سربراہ نے تعریف کرتے ہوئے بتایا کہ یہ پادری للّی کی کرسی ہے انھوں نے بتایا کہ للّی اِس کرسی پر کبھی فارغ

نہیں بیٹھا۔ وہاں وہ گھٹنے ٹہلتا یا جب کرسی پر بیٹھتا وہاں بھی دعا کرتا کبھی ایک گھٹنے یا دو یا تین گھنٹے، خاص طور پر وارڈ میں مریضوں کے پاس جانے سے پہلے۔ تب مجھے اُس میں اور مجھ میں فرق معلوم ہو گیا۔ اس بات نے میرے دل پر گہرا اثر کیا۔ اس دعا کے طریقہ نے میری زندگی پر گہرا اثر کیا میں اس کو کبھی نہیں بھولوں گا۔ دعا کرنے والے شخص کے پاس خدا کی قوت اور آدمیوں کے مسائل حل کرنے کی قوت ہوتی ہے۔

اُس کی پہچان ایک چیز سے واضح ہو جاتی ہے کہ ایسا شخص بہت دعا مانگنے والا ہوتا ہے گویا کہ کسی انسان کے پاس خدا کی قوت اور عوامی مسائل حل کرنے کی قوت ہونے کا سبب اس کی دعائیہ زندگی ہوتی ہے۔ ان دنوں یہ قوتیں ملکر اکٹھے کام کرتی ہیں انکو الگ نہیں کیا جا سکتا۔

دعا مانگنے والے شخص کی زندگی بدل جاتی ہے

جب میں دعا میں بڑے پن کے بارے میں کہتا ہوں تو سب سے پہلی بات میں یہ کرتا ہوں کہ دعا مانگنے والے شخص میں اس سے کیا تبدیلی آتی ہے۔ اکثر اوقات ہمارا خیال ہوتا ہے کہ دعا سب چیزوں کو بدل دیتی ہے مگر سب سے اہم بات یہ ہے کہ دعا آپکو بدل دیتی ہے۔

میرے خیال میں نحمیاہ کے ساتھ بھی دعا نے یہی کیا ہے۔ وہ بادشاہ کے حضور ساقی تھا۔ یقیناً وہ ایماندار اور بہادر قائد اور عمدہ شخصیت کا مالک تھا ورنہ اُسے وہ عہدہ نہ ملتا۔ خدا نے اسے گہرے طور مسح کیا اور اس نے دعا مانگنے کے لئے ایک جگہ کو مخصوص کیا جہاں وہ ہر روز تنہا دعا کیا کرتا تھا۔

لیکن جس دن نحمیاہ کے بھائی اور دوسرے لوگ یروشلم سے لوٹے اور اس کو وہاں کے متعلق بتا رہے تھے تو خدا اس میں کام کرنے لگا۔ اسی وجہ سے بنی اسرائیل میں وہ سب سے بڑا قائد سمجھا جاتا ہے۔ وہ اسرائیلی قوم کے رہنماؤں میں سے ایک عظیم رہنما تھا۔ اس کی نمایاں کامیابیاں ہمیں متاثر کرتی ہیں کیونکہ اسکی مشکلات ہماری آج کی مشکلات سے کہیں زیادہ تھیں۔

دعا چیزوں کو تبدیل کر دیتی ہے

جب لوگ نحمیاہ کی طرح دعا کرتے ہیں تو خدا وہ کام بھی کر دیتا ہے جو وہ عام طور پر نہیں کرتا۔ دوسری چیز جو دعا کرتی ہے وہ چیزوں کی تبدیلی ہے نحمیاہ کی دعا کیسی تھی؟ مجھے یقین ہے کہ نحمیاہ کی دعا کے ذریعے خدا نے ہم کو سکھایا کہ تبدیلی کے لئے کیسے دعا کرتے ہیں کیونکہ یروشلم میں تبدیلی کی ابتدا اس کی دعا سے ہوئی اس چھوٹی سی ابتدا سے پورے شہر اور حکومت میں بھی میں تبدیلی آئی یہ سب نحمیاہ کی دعا کے نتیجہ میں ہوا۔ نحمیاہ کی دعا میں کیا خاص بات تھی جس سے اتنی بڑی تبدیلی آئی؟

ضرورت کی عظمت

سب سے پہلی بات یہ کہ اس دعا ضرورت کی عظمت پر مرتکز تھی جو سب سے ضروری بات ہے نحمیاہ کی کتاب کے پہلے باب کی ابتدائی آیات پر غور کریں ''نحمیاہ بن حکلیاہ کا کلام بیسویں برس کسلیو کے مہینے میں جب میں قصرِ سوسن میں تھا تو ایسا ہوا کہ حنانی جو میرے بھائیوں میں سے ایک ہے اور چند آدمی یہوداہ سے آئے اور میں نے ان سے اُن یہودیوں کے بارے میں جو بچ نکلے تھے اور اسیروں میں سے باقی رہے تھے اور یروشیلم کے بارے میں پوچھا۔ انھوں نے مجھ سے کہا کہ وہ باقی لوگ جو اسیری سے چھوٹ کر اس صوبہ میں رہتے ہیں ۔نہایت مصیبت ،اور اذیت میں پڑے ہیں اور یروشلم کی فصیل ٹوٹی ہوئی اور اس کے پھاٹک آگ سے جلے ہوئے ہیں میرے خیال میں اِن الفاظ نے نحمیاہ کو افسردہ کر دیا وہ اچھے حال کی خبر سننے کی اُمید میں تھا۔ وہ جانتا تھا کہ ہیکل کی نئے سرے سے تعمیر اور مرمت کافی حد تک ہو چکی ہے اور عزرا کے باعث وہاں بھی تبدیلی آئی تھی اسی لئے وہ ایک اچھے حال اور خبر سننے کی اُمید میں تھا جب کہ جو حال انھوں نے نحمیاہ کو سُنایا وہ بالکل مختلف تھا اسکو جب خبر ملی کہ یروشلم کی فصیل ٹوٹی ہوئی اور اس کے پھاٹک آگ سے جلے ہوئے ہیں اور اُنکے لوگ مصیبت اور ذلت میں پڑے ہیں تو نحمیاہ کے دل میں اِن باتوں کیلئے دعا کا بوجھ محسوس ہوا جس طرح کے حالات میں ہم آج رہ رہے ہیں ہمیں بھی ہر بات کے لئے پہلے ضرورت کی عظمت کی جان کاری ہونا چاہئے ہمیں ضرورت ہے کہ ہم اپنے معاشرے میں ٹوٹ پھوٹ کو دیکھیں۔ ہمیں اپنی کلیسیاؤں اور مسیحیوں کی مشکلات کو سمجھنے کے لائق ہونا چاہئے اور یہ بھی کہ کس طرح اُن کو حل کرنے کی کوشش کرتا ہے مگر ہم نحمیاہ کی طرح انہیں حل کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ ہمیں ضرورت کی شدت پر توجہ مرتکز کرنی چاہئے۔ جب خدا آپکو ضرورت کی جان کاری دے تو اس کو کاغذ پر لکھ لیں تاکہ آپ اس کے لئے دعا کرنا نہ بھولیں۔

خدا کی عظمت

دوسری چیز جس پر نحمیاہ نے دعا میں زور دیا وہ خدا کی عظمت تھی شاید ہم اس بات کو دعا میں پہلا درجہ دینا چاہئے مگر میرے مطابق اس بات کا درجہ دوسرا ہے کیونکہ جب نحمیاہ پر ضرورت کی شدت کی جان کاری عیاں ہوئی تب ہی وہ اس کے لئے دعا کرنے اور حل تلاش کرنے لگا۔ آپ بھی غور کریں گے کہ نحمیاہ ہم پر آیت نمبر پانچ میں واضح کرتا ہے ''اور کہا اے خداوند آسمان کے خدا خدای عظیم ومہیب جو ان کے ساتھ جو تجھ سے محبت رکھتے اور تیرے حکموں کو مانتے ہیں عہد وفضل کو قائم رکھتا ہے میں تیری منت کرتا

ہوں''، وہ بھی خدا کو یسعیاہ کی مانند عظیم ومہیب، بلند وبالا، ابدی اور نہایت مقدس مانتا تھا جو بلند ومقدس مقام میں رہتا ہے اور انکے ساتھ بھی جو شکستہ دل اور فروتن ہے تاکہ فروتنوں کی روح کو زندہ کرے اور شکستہ دلوں کو حیات بخشے۔

(یسعیاہ 15:57) نحمیاہ خدا کی حشمت کا اقرار کرتا تھا میں سمجھتا ہوں بیداری کے لئے مانگنی جانے والی دعاو ئں میں ان باتوں پر زور دیا جانا چاہئے۔

خدا کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے میری عام زندگی میں اور دعائیہ زندگی میں کس طرح کام کیا۔ جب میں پادری بنا تو میں نے اپنے دل میں عہد کیا کہ میں تین یا چار گھنٹے ہفتے میں تین دفعہ صبح سویرے گرجا گھر جاؤں گا اور میں ہمیشہ ایک گھنٹا نکالتا اور چہل قدمی کرتا اور بلند آواز سے دعا کرتا تھا مجھے یاد ہے کہ ان ابتدائی دنوں میں یہ ایک سخت محنت طلب کام تھا کہ میں تھکے بغیر تواتر سے ہر مقصد کو یاد رکھتے ہوئے دعا میں وقت گزاروں۔

جہاں آپ خدا پر توجہ مرتکز کرنا شروع کرتے ہیں کہ وہ کون ہے؟ تب خدا نے مجھے دعا کرنے کی تعلیم دی۔ اس سے ہمیں مدد ملتی ہے کہ ہم اپنی آنکھیں ضرورت پر سے ہٹا کر خدا پر لگائیں جو کہ دعاوں کا اصل جواب ہے۔ اور جب ہم مسیح کے ساتھ ملاپ کر کے اس کے عیب کاموں کو یاد کرتے ہوئے اس کی صلیب کی قوت سے دعا کرتے ہیں تو ہمیں دعا میں خوشی اور سرور ملنا شروع ہو جاتا ہے اس طرح کی دعا مانگنے میں خدا کی عظمت پر توجہ مرتکز ہونی چاہئے۔

دعائیہ بوجھ کی عظمت

تیسری بات جس پر اِس طرز کی دعا میں توجہ مرتکز ہونی چاہئے وہ دعا میں بوجھ کی شدت کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ دوبارہ غور کریں کہ نحمیاہ کو جب یروشلم کی ٹوٹی ہوئی فصیل، جلے ہوئے پھاٹکوں اور مصیبت روزہ لوگو ں کی خبر ملی تو اس کا ردِعمل کیا تھا ہم نے آیت نمبر ۴ میں پڑھا'' جب میں نے یہ باتیں سنیں تو بیٹھ کر رونے لگا اور کئی دنوں تک ماتم کرتا رہا اور روزہ رکھا اور آسمان کے خدا کے حضور دعا کی۔

مجھے ایسا لگتا ہے جیسے نحمیاہ کے آنسو خدا کے آنسو تھے۔ جب نحمیاہ کے بھائیوں نے اُسے شہر کی بڑی حالت جو کبھی دنیا کا سب سے قیمتی پتھر مانا جاتا تھا جہاں دنیا کی مضوط ترین حکومت قائم تھی اور جو دنیا کی سب سے طاقتور اور امیر بادشاہت مانی جاتی تھی کے بارے میں بتایا تو وہ رو پڑا۔ اب شہر لڑکھڑاہٹ کا شکار تھا اور وہ لوگ جو کبھی سب سے زیادہ عزت دار اور جن سے لوگ انکی مضبوط فوجی قوت اور معاشیات کی وجہ سے خوف

کھاتے تھے اب لوگ ان کو حقیر جانتے اور ان کا مذاق اُڑاتے تھے۔ اور وہ کمزور ہو چکے تھے۔

شہر کی افسردہ حالت جان کر نحمیاہ رویا اور اس کی یہ حالت کچھ دیر تک نہیں رہی بلکہ کئی ہفتوں تک جاری رہی میرے خیال میں وہ چار ماہ تنہائی میں روتا رہا ۔زیادہ تر وقت وہ روزہ رکھنے یا رونے میں گذارتا کیونکو شہر کی ٹوٹی ہوئی دیوار لوگوں کی تکالیف اور مصائب پر خدا اس میں ہو کر روتا تھا۔ اور پھر خدا نے نحمیاہ کو چھوا، وہ وہی کام کر رہا تھا جو اُسے کرنا چاہئے تھا اور وہ وہاں رونے لگا۔ وہ اندر سے ٹوٹ سا گیا آپ آیت نمبر 6 پر غور کریں کہ اس کی یہ حالت دن اور رات تھی۔

یہ بوجھ نحمیاہ کا نہیں تھا بلکہ خدا کا بوجھ تھا۔ اگر ہم خدا کے ساتھ براہ راست تعلق میں ہوں تو پھر جو کچھ ہم اپنی تہذیب اور معاشرے اور گرجہ گھروں اور روزمرہ کی باتوں کا بوجھ محسوس کرتے ہوئے دعا مانگیں گے اور روئیں گے ہم آہیں بھر کر اُس سے اپنی روز مرہ کی خوراک سے بھی زیادہ مانگیں گے۔

عظیم توبہ

نحمیاہ کی دعا عظیم توبہ پر مرتکز تھی ۶ تا ۸ آیات پر غور کریں'' کہ تُو کان لگا اور اپنی آنکھیں کھلی رکھ تا کہ تُو اپنے بندہ کی۔ اس دعا کو سنے جو میں دن رات تیرے حضور تیرے بندوں بنی اسرائیل کے لئے کرتا ہوں اور بنی اسرائیل کی خطاوں کو جو ہم نے تیرے بر خلاف کی مان لیتا ہوں اور میں اور میرے آبائی خاندان دونوں نے گناہ کیا ہے۔ ہم نے تیرے خلاف بڑی بدی کی ہے اور ان حکموں اور آئین اور فرمانوں کو جو تو نے اپنے بندہ موسیٰ کو دیئے نہیں مانا۔ میں تیری منت کرتا ہوں کہ میں اپنے اس قول کو یاد کرو جو تو نے اپنے بندہ موسیٰ کو فرمایا کہ اگر تم نافرمانی کرو تو میں تم کو قوموں میں تتر بتر کروں گا۔ (نحمیاہ 1:6-8)۔

کون توبہ کرنے والا ہے؟ توبہ کرنے والا وہ شخص ہوتا ہے جو توبہ کرے۔ اے پیار دوستو! دنیا بھر میں انسانوں کے ہاتھ خون سے رنگے ہیں۔ ہمارے لوگوں نے ایسے کروڑوں بچوں کی پیدائش سے پہلے ہی ماں کے پیٹ میں قتل کیا ہے جس کی وجہ سے ان پر خدا کی لعنت ہے۔ کیا ہمیں اپنے معاشرے میں پائے جانے والے تشدد، نشہ بازی، بے حسی اور امتیازی سلوک کے بارے میں توبہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے؟ کیا ہمیں اپنی کلیسیاؤں میں پائے جانے والی کاروباری ناانصافیوں کے بارے میں توبہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے؟ ہمیں اپنی توبہ میں خدا سے اپنی تبدیلی کے لئے بارے میں درخواست کرنی چاہئے آپ نحمیاہ نے

اپنی توبہ کے دوران نہ صرف اپنے گناہوں کا اقرار کیا بلکہ اپنی قوم کے گناہوں کا بھی اقرار کیا۔ اُس نے ایسا اِس لئے کیا کیونکہ ایسا کرنا بے حد ضروری ہے اس نے نہ صرف اس وقت کے موجود حالات کے بارے میں توبہ کی بلکہ اس نے اپنی قوم کے ان تمام گناہوں کا بھی اقرار کیا جو بابل کی غلامی اور بال کی ہر پرستش اور بتوں کے سامنے اپنے بچوں کی قربانی کرتے ہوئے کئے تھے۔توبہ میں گہرا غم اور دکھ پایا جاتا ہے۔

خدا کے وعدوں پر توجہ مرتکز کرنا

پانچویں بات یہ ہے کہ یہ دعا خدا کے وعدوں پر توجہ مرتکز کرتی ہے مجھے یہ اچھا لگتا ہے۔اے دوست !جب آپ دعا میں خدا کے وعدوں کو دہراتے ہیں تو آپ پہلے جیسے انسان نہیں رہتے ہیں۔ میں نے ہر زبور میں سے خدا کا ایک وعدہ زبانی یاد کیا ہے۔ پھر اسکے علاوہ کچھ یوحنا 17 باب اور رومیوں 8 باب میں نے زبانی یاد کئے ہوئے ہیں تا کہ میں انہیں دعا میں بول سکوں ۔ جب سے میں نے ایسا کرنا شروع کیا ہے میری زندگی میں بڑا روحانی کام ہوا ہے۔درحقیقت ان باتوں کے علاوہ ہمارے پاس اور کوئی چیز نہیں جن کے بارے میں ہم دُعا مانگ سکھیں جو کچھ خدا اپنے کلام میں کہا ہے وہ بڑا معنی خیز ہے۔آپ غور کریں کہ نحمیاہ نے بھی ایسی ہی دعا کی تھی۔آٹھویں آیت کے شروع میں ہم پڑھتے ہیں اے دوست !

جب آپ خدا سے اپنے خون خریدے لوگوں کو اسکے کلام کے مطابق سننے کے لئے دعا مانگتے ہیں تو آسمان ہل جاتا ہے کیونکہ خدا ایسا ہی کرنا چاہتا ہے۔خدا اپنا کام کرتا ہے اور جواب دیتا ہے۔ یہ اس کے کلام کی تاثیر سے رونما ہوتا ہے نہ کہ آپ کی جذبات کی وجہ سے ۔یہ اس کا بوجھ ہے جسے وہ دعا کے جواب میں اتارتا ہے اور اس کے وعدے ہیں جن کو وہ پورا کرتا ہے۔

عظیم اُمید کی حالت

حتمی بات یہ ہے کہ اس دعا میں عظیم امید پر توجہ مرتکز کی گئی ہے۔ پہلے باب کی آخری آیت اس کے بارے میں تھوڑا سا بیان کرتی ہے جو کہ یوں ہے : اگر ہم نے اسے پاک کلام میں پڑھا نہ ہوتا تو ہم سمجھتے کہ ایسا آدمی جو بادشاہ کا ساقی تھا وہ کیسے امید کر سکتا تھا کہ خدا اس کی دعا کا جواب دے گا ۔اسے امید تھی کہ خدا یروشلیم کی فصیل کو تعمیر کرنے کے لئے بت پرست بادشاہ کے دل کو تیار کرے گا کہ وہ لوگوں کے ایک بڑے گروہ کی نمائندگی کرنے کے لئے اسے چنے گا۔

اس واقع میں خوبصورت بات یہ ہے کہ خدا نے ایسا کیا۔

نحمیاہ کے دل میں خدا نے بوجھ ڈالا اور وعدے بھی خدا کی طرف سے تھے اور تابع فرمان خدا کا بندہ بھی

موجود تھا جب یہ سب کچھ موجود ہو تو بیداری آتی ہے! میں سمجھتا ہوں کہ بیداری آ رہی ہے خدا اپنے طور پر ایسا کرنے کو ہے خدا اس لئے بیداری نہیں لانے والا کہ ہم کسی لائق ہیں بلکہ وہ اپنے طور پر ایسا کرے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب بیداری آئے گی تو یہ دنیا بھر کے لئے خدا کی طرف سے ایک عظیم ترین تحریک ہوگی۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو کچھ خدا ہمیں دینا چاہتا ہے وہ ہمارے دلوں میں ایمان سے مانگنے کے لئے ڈالتا ہے۔ اے خداوندا ہم تیرا شکر کرتے ہیں کہ تو نے ہمارے دلوں میں امید قائم کی ہے۔ بلاشبہ ہم تیرے لوگوں کے وسیلہ سے آخری دنوں میں زوردار بیداری کی آندھی کا آغاز ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں جو کہ ان پر آگ کی مانند آئے گی تاکہ ان پر تیرا بڑا فضل ہو جائے۔ ''میں تیری منت کرتا ہوں کہ اپنے قول کو یاد کر جو تو نے اپنے بندے موسیٰ سے فرمایا کہ اگر تم نافرمانی کرو تو میں تم کو قوموں میں تتر بتر کروں گا۔ پر اگر تم میری طرف پھر کر میرے حکموں کو مانو اور ان پر عمل کرو تو گو تمہارے آوارہ گرد آسمان کے کناروں پر بھی ہوں میں ان کو وہاں سے اکھٹا کر کے اس مقام میں پہنچاؤں گا جسے میں نے چن لیا ہے تاکہ اپنا نام وہاں رکھوں۔''

اے خداوند میں تیری منت کرتا ہوں کہ اپنے بندہ کی دعا پر اور اپنے بندوں کی دعا پر جو تیرے نام سے ڈرنا پسند کرتے ہیں کان لگا اور آج میں تیری منت کرتا ہوں کہ اپنے بندہ کو کامیاب کر اور اس شخص کے سامنے اس پر فضل کر۔ (میں تو بادشاہ کا ساقی تھا)

نحمیاہ نے دعا میں زور دیا وہ خدا کی عظمت تھی شاید ہم اس بات کو دعا میں پہلا درجہ دینا چاہئے مگر میرے مطابق اس بات کا درجہ دوسرا ہے کیونکہ جب نحمیاہ پر ضرورت کی شدت کی جان کاری عیاں ہوئی تب ہی وہ اس کے لئے دعا کرنے اور حل تلاش کرنے لگا۔ آپ بھی غور کریں گے کہ نحمیاہ ہم پر آیت نمبر پانچ میں واضح کرتا ہے ''اور کہا اے خداوند آسمان کے خدا خدای عظیم ومہیب جو ان کے ساتھ جو تجھ سے محبت رکھتے اور تیرے حکموں کو مانتے ہیں عہد و فضل کو قائم رکھتا ہے میں تیری منت کرتا ہوں''، وہ بھی خدا کو یسعیاہ کی مانند عظیم ومہیب، بلند و بالا، ابدی اور نہایت مقدس مانتا تھا جو بلند ومقدس مقام میں رہتا ہے اور انکے ساتھ بھی جو شکستہ دل اور فروتن ہے تاکہ فروتنوں کی روح کو زندہ کرے اور شکستہ دلوں کو حیات بخشے۔